عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۳۴ | ۲۳ تا ۳۰ ذوالقعدہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۸ تا ۱۵ ستمبر ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۳۴

علاماتِ قیامت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

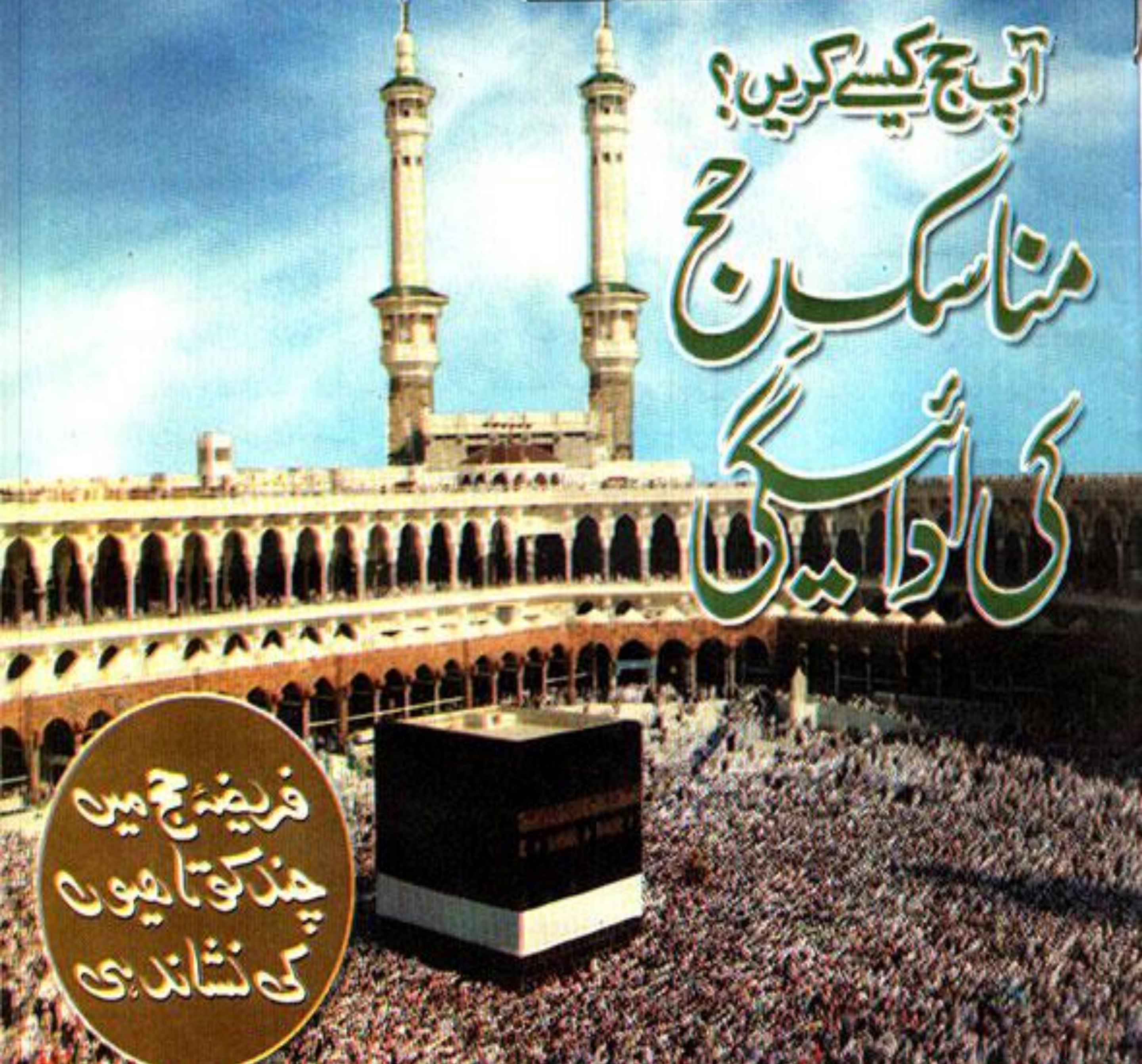

آپ حج کیسے کریں؟

مناسکِ حج کی ادائیگی

فریضۂ حج میں چند کوتاہیوں کی نشاندہی

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

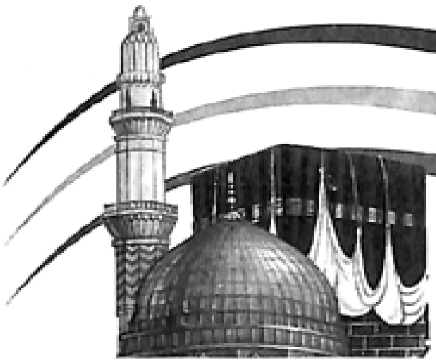

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

مرحوم والدین کے ترکہ کی تقسیم

س:...... ہمارے والد صاحب ایک پلاٹ اور ہماری والدہ صاحبہ ایک مکان اور کچھ زیورات چھوڑ گئیں (انتقال ہوگیا ہے) ہمارے والد کی پہلی بیوی سے ہمارے ایک بڑے بھائی ہیں۔ ہماری والدہ کے پہلے شوہر سے ایک بیٹا ہے، جو ہماری امی کے ساتھ آیا تھا اور شادی ہونے تک ہمارے ساتھ رہا۔ اس کا نام غلام رسول ہے اس کے حقیقی باپ نے اس کو اس کا حصہ دے دیا تھا۔ جس سے اس نے اپنا فلیٹ خرید لیا تھا، جس میں وہ رہتا ہے۔ ہماری امی اور ابو سے ہم دو بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ ہمارے والدین نے کوئی وصیت نہیں کی ہے۔ آپ شریعت کی روشنی میں اس مسئلہ کو حل کر دیں۔

ج:...... صورت مسؤلہ میں آپ کے والد مرحوم کی تمام اولاد کو جو کہ دونوں بیویوں سے ہے ان کے ترکہ میں سے شرعاً حصہ دیا جائے گا، لہٰذا مرحوم کے کل ترکہ کو دس حصوں میں تقسیم کر کے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک حصہ اور مرحوم کے ہر ایک بیٹے کو دو، دو حصے ملیں گے اور ماں شریک بھائی غلام رسول کو آپ کے والد کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملے گا اور آپ کی والدہ مرحومہ کے کل ترکہ کو بھی دس حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ جن میں ایک ایک حصہ مرحومہ کی ہر ایک بیٹی کو اور دو دو حصے ہر ایک بیٹے کو ملیں گے۔ آپ کے ماں شریک بھائی غلام رسول کو بھی اپنی ماں کے ترکہ میں سے دو حصے ملیں گے اور باپ شریک بھائی شبیر کو آپ کی ماں کے ترکہ سے کچھ نہیں ملے گا۔

ادویات پر ڈاکٹروں کا کمیشن لینا

س:...... ادویات کی کمپنی جو ڈاکٹروں کو رقم وغیرہ دیتی ہیں کہ ہماری ادویات تجویز کریں۔ بعض کمپنیاں بڑے بڑے چیک دیتی ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹروں کی فارمیسی اور میڈیکل اسٹور والوں کو چند ادویات پر زیادہ ڈسکاؤنٹ دیتے ہیں، مثال کے طور پر دوائی کی قیمت پیکنگ پر لکھی ہوئی ہوتی ہے 300 روپے، میڈیکل اسٹور کو یہ دوائی ملتی ہے 80 روپے کی۔ یہ جائز ہے کہ ناجائز؟

ج:...... دوا ساز کمپنیاں اپنی ادویات کو فروخت کرنے کے لئے ڈاکٹروں کے پاس جا کر اُن کو کمیشن کے نام پر جو ہدیہ، تحفہ اور چیک دیتی ہیں۔ یہ ان کو اپنی کمپنی کی پروڈکٹ لکھنے کی ترغیب دینا ہے جو کہ یہ رشوت کے زمرے میں آتا ہے، اس لئے کہ ڈاکٹرز نہ کمپنیوں کے باقاعدہ ملازم ہیں اور نہ ہی کمیشن ایجنٹ۔ اس لئے ڈاکٹر مریضوں کو ان کمپنیوں کی مہنگی مہنگی ادویات لکھ کر دیں گے تو یہ مریض اور اہل مریض کے ساتھ زیادتی ہوگی کیونکہ کمپنی نے یہ کمیشن اس دوا کی قیمت میں شامل کر کے اسے مزید مہنگا کر دیا اور اس کا سارا بوجھ اب اس مریض کو اٹھانا پڑے گا اور یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹرز اپنے کمیشن کے چکر میں مریض کو معیاری سستی دوا تجویز کرنے کے بجائے مہنگی دوا تجویز کرتے ہیں کہ جس پر ان کا کمیشن ہوتا ہے، جبکہ مریض یہ سمجھتا ہے کہ ڈاکٹر نے میرے حق میں بہتر اور اچھی دوا تجویز کی ہے، اس لئے شرعاً ڈاکٹر کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے مریض کے لئے بہتر اور اچھی دوا تجویز کرے نہ کہ صرف وہ ادویہ کہ جن پر اسے کمیشن ملے۔ باقی دوا ساز کمپنیوں کو بھی چاہئے کہ وہ مریضوں کی صحت اور استطاعت کا خیال رکھتے ہوئے معیاری ادویات بنائیں اور پھر جو لاگت آئے اس پر اپنا مناسب منافع رکھتے ہوئے اس کی ایک قیمت متعین کر دیں اور یہ مال آگے میڈیکل اسٹورز کو سپلائی کریں۔

قرآن پاک میں ''احمد'' کا مصداق کون ہے؟

س:...... قرآن پاک میں اٹھائیسویں پارے میں سورۂ صف میں موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''میرے بعد ایک آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا'' اس سے مراد کون ہیں؟ جبکہ قادیانی اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتے ہیں؟

ج:...... اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں، کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔'' (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۵)۔

قادیانی چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے، اس لئے وہ اس کو بھی نہیں مانیں گے۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

لاہور

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۴ — ۲۳تا۳۰ ذوالقعدہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۸تا۱۵ ستمبر ۲۰۱۵ء — شمارہ:۳۴

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

آزادیٔ مذہب یا دین و مذہب میں مداخلت؟	۴	اداریہ
مناسکِ حج کی ادائیگی	۶	مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ
فریضۂ حج میں چند کوتاہیوں کی نشاندہی	۹	مولانا محمد زکریا مدنی
علاماتِ قیامت اور حضرت عیسیٰؑ کا نزول	۱۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
رپورٹ سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم (دوسری نشست)	۱۳	مولانا مفتی خالد محمود
ہمارے تعلیمی ادارے قادیانیوں کے نرغے میں کیوں؟ (۲)	۱۶	مولانا عبدالوحید قاسمی
قادیانی غیر مسلم... پارلیمنٹ کا تاریخ ساز فیصلہ	۲۱	جناب محمد متین خالد
قادیانی محاذ پر شاندار کامیابی	۲۵	ڈاکٹر دین محمد فریدی
تحریک ختم نبوت... آغاز سے کامیابی تک (۳)	۲۶	سعود ساحر

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 00100109[illegible]680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Phone: 32780337 Fax: 32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادار یہ

آزادیٔ مذہب یا دین ومذہب میں مداخلت؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

جدید دور میں آزادیٔ تحریر کا غلغلہ بلند ہے، اور آزادیٔ تحریر پر قدغن لگانے کے لئے اِحتجاج کیا جاتا ہے۔ اس آزادی کا زیادہ تعلق اخبارات ورسائل، کتب اور لٹریچر اور مقالات ومضامین سے ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہر مہذب ملک میں پریس کے قوانین موجود ہیں، اور کسی کو یہ حق نہیں دیا جاتا کہ ان قوانین سے بالاتر ہوکر "آزادیٔ تحریر" کا مظاہرہ کرے، اگر کوئی اخبارنویس دُوسروں کو فحش مغلظات بکتا ہے، کسی پر ناروا تہمتیں دھرتا ہے، لوگوں کو آئین وقانون سے بغاوت کی دعوت دیتا ہے، فوج یا عدلیہ کی توہین کرتا ہے، یا معاشرے میں اخلاقی انارکی پھیلاتا ہے تو قلم کی اس آزادی کو لگام دینے کے لئے قانون حرکت میں آئے گا، اور ایسے شخص کو پسِ دیوارِ زنداں بھیجا جائے گا، یا پھر اس کا صحیح مقام دماغی شفاخانہ ہوگا۔ الغرض! کسی بھی مہذب معاشرے میں "آزادیٔ قلم" کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ان "آزاد صاحب" کو لوگوں کی عزّت وآبرو سے کھیلنے اور معاشرے کی زندگی اجیرن کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔

ہم ذوق وہم مشرب لوگوں کو اِختیار ہے کہ اپنی ایک انجمن بنائیں، اور اپنی جماعت تشکیل دیں، لیکن یہ آزادی بھی اخلاق وقانون کے دائرے میں محدود رہنی چاہئے، اگر بدنام قسم کے ڈاکو "انجمنِ قزاقاں" کے نام سے ایک تنظیم بنائیں، اور اس تنظیم کے اُصول وقواعد مرتب کریں، اور انہیں اخباروں میں، رسالوں میں، کتابوں میں شائع کریں، تو کوئی مہذب حکومت اور مہذب معاشرہ اس کی اجازت نہیں دے گا، بلکہ ایسی تنظیم کو خلافِ قانون قرار دیا جائے گا، اور اس تنظیم کے ارکان اگر حکومت کی گرفت میں آجائیں تو ان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

اسی طرح حکومت کے باغیوں کا گروپ اگر "انجمنِ باغیان" بنانے کا اعلان کرے تو اس کا جو حشر ہوگا وہ سب کو معلوم ہے، اس سے ثابت ہوا کہ انجمن سازی کی آزادی بھی مادر پدر آزادی نہیں، بلکہ اخلاق وقانون کے حدود کی پابند ہے۔

ہر شخص کو آزادی ہے کہ جیسے مکان میں چاہے رہے، جب کھانا چاہے کھائے، جیسا لباس چاہے پہنے، جیسی معاشرت چاہے اختیار کرے، لیکن یہ آزادی بھی غیر محدود نہیں، بلکہ اس پر کچھ اخلاقی وقانونی پابندیاں عائد ہوں گی، چنانچہ سکونتی مکان کی تعمیر میں اسے بلدیہ کے قواعد کی پابندی کرنی ہوگی۔

لباس کی تراش خراش کا اِختیار ہے، لیکن اگر کوئی شخص پولیس یا فوج کی وردی پہن کر نکلے گا تو گرفتار کرلیا جائے گا، اپنے گھر میں اگر چاہے تو ملکہ برطانیہ کا تاج بھی زیبِ سر کرے، لیکن اگر جذبۂ آزادی کی چھلانگ لگا کر تاجِ برطانیہ کو سرِ عام پہنے گا تو دست اندازیٔ پولیس کا مستوجب ہوگا۔ اپنے گھر میں جو گائے بجائے، لیکن اگر مکان کی چھت پر چڑھ کر طبل غازی بجانے لگے تو فوراً اس کو منع کیا جائے گا۔ گھر میں آزاد ہے کہ لنگی پہنے یا جانگیا، یا اپنے بند کمرے میں لباسِ بے لباسی زیبِ تن کرے، لیکن اگر اسی لباسِ بے لباسی میں لوگوں کے سامنے آئے گا تو دھرلیا جائے گا۔ معلوم ہوا کہ آزادیٔ بود وباش بھی بے قید نہیں، بلکہ عقلائے عالم اس آزادی کو اَخلاق وقانون کے دائرے میں رکھنے پر متفق ہیں، خلاصہ یہ کہ ان تمام قسم کی آزادیوں کے لئے شرط یہ ہے کہ ایک فرد کی آزادی، دُوسروں کی آزادی میں خلل انداز نہ ہو، اور اس آزادی سے دُوسروں کا امن وسکون تہہ وبالا نہ ہو۔

اسی طرح ہر شخص کو اختیار ہے کہ جس مذہب کو چاہے اختیار کرے، خدا کو مانے یا نہ مانے، کرشن مہاراج کو مانے، ہنومان جی کی پوجا کرے، زرتشت کو مانے، یہودی مذہب کو اپنائے، عیسائی مذہب کو اختیار کرے، یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، کسی شخص کو کسی دین ومذہب کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، کیونکہ دین ومذہب کا معاملہ عقیدہ ونجاتِ آخرت کا معاملہ ہے، اور یہ خود اختیاری معاملہ ہے، اس میں کسی پر جبر نہیں کیا جاسکتا، لیکن یہ آزادی اخلاق وقانون سے ماورا نہیں، بلکہ یہ آزادی بھی اخلاق وقانون کے دائرے میں محدود ہے، مثلاً ایک پابندی تو اس پر اس مذہب کی طرف سے عائد ہوگی جس کو وہ قبول کرنے جارہا ہے کہ اگر وہ اس مذہب کو قبول کرنا چاہتا ہے تو اس مذہب کو قبول کرنے سے پہلے اس کے اُصول کو خوب ٹھوک بجا کر دیکھ لے، اور گہری نظر سے ان کا مطالعہ کرلے، یہ دیکھ لے کہ اس کے لئے قابلِ قبول بھی ہیں یا نہیں؟ اور جب اس مذہب کو قبول کرلے گا تو اس مذہب کے تمام مُسلّمہ اُصول کی پابندی اس پر لازم ہوگی، اور اس مذہب کے مُسلّمہ اُصول سے انحراف اس کے لئے جائز نہیں ہوگا، اگر یہ شخص اس مذہب کو قبول کرنے کا اِلتزام بھی کرتا ہے، اس کے باوجود اس مذہب کے اُصولِ مُسلّمہ سے اِنحراف کرتا ہے تو اس مذہب کو اس کے خلاف کارروائی کا پورا حق حاصل ہوگا۔

دُوسری پابندی اس پر دُوسرے مذاہب کی طرف سے عائد ہوگی کہ اس کی "مذہبی آزادی" سے دُوسروں کی مذہبی آزادی متأثر نہ ہو، مثلاً ایک شخص اپنے دوستوں کی ایک جماعت بنالیتا ہے اور پھر یہودی مذہب کے ماننے والوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ: "میں موسیٰ علیہ السلام ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ بھیجا ہے تاکہ میں توریت کی تجدید کروں، اور سچی یہودیت کو لوگوں کے سامنے پیش کروں۔ چونکہ سچا یہودی مذہب وہ ہے جو میں بیان کررہا ہوں، لہٰذا تمام یہودی برادری کا فرض ہے کہ مجھ پر ایمان لائے، مجھے موسیٰ علیہ السلام کی حیثیت سے تسلیم کریں، اور میری پیروی کریں، کیونکہ صرف میری تعلیم ان کے لئے مدارِ نجات ہے۔ جو لوگ مجھے نہیں مانیں گے وہ یہودی مذہب کے دائرے سے خارج ہیں" وغیرہ وغیرہ۔

یہ شخص اپنے ان خیالات کو کتابوں میں، رسالوں میں اور اخباروں میں شائع کرتا ہے، اس کے ان خیالات سے یہودی برادری میں اشتعال پیدا ہوتا ہے، اور اس کا یہ دل آزار رویہ یہودی برادری کے لئے ناقابلِ برداشت ہوجاتا ہے، یہاں تک کہ نوبت مناظروں مباحثوں سے گزر کر فتنہ وفساد تک پہنچ جاتی ہے۔ ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے معمولی عقل ودانش سے نوازا ہے اس شخص کے رویے کو یہودی مذہب میں مداخلت قرار دے گا، اور اس کی اس "غلط مذہبی آزادی" پر پابندی عائد کرنے کے حق میں رائے دے گا۔

یا مثلاً ایک عیسائیوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ: "میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں" اور وہی تقریر جو اُوپر یہودیت کے بارے میں ذکر کی گئی ہے، عیسائیوں کے بارے میں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی اس اشتعال انگیزی سے عیسائی برادری کے دل مجروح ہوتے ہیں، اور دونوں کے درمیان تصادم کی نوبت آجاتی ہے، تو یہاں بھی اس شخص کے رویے پر نفرین کی جائے گی، اور عیسائی مذہب کے اِستحصال سے روکا جائے گا۔

یا مثلاً ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ... نعوذ باللہ... "میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے دُنیا میں دوبارہ مبعوث فرمایا ہے، مسلمان جس اسلام کو لئے پھرتے ہیں وہ مردہ اسلام ہے، زندہ اسلام وہ ہے جو میں پیش کررہا ہوں، اب صرف میری پیروی مدارِ نجات ہے، صرف میرے ماننے والے مسلمان ہیں، باقی سب دائرۂ اسلام سے خارج ہیں" وغیرہ وغیرہ۔

اس شخص کی یہ حرکتیں مسلمانوں کے لئے حد درجہ اذیت کا باعث بنتی ہیں، ان میں اِشتعال پیدا ہوتا ہے، اور وہ اس موذی کی ان اِشتعال انگیز حرکتوں کے خلاف سراپا اِحتجاج بن جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس شخص کی اس اِشتعال انگیزی کو "مذہبی آزادی" کا نام دینا غلط ہے، یہ "مذہبی آزادی" نہیں، بلکہ مسلمانوں کے دین ومذہب میں مداخلت ہے، اور ان کے مذہب پر ڈاکا ڈالنا ہے، پس جس طرح دُنیا کی کوئی عدالت "انجمن قزاقاں" قائم کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی، اسی طرح دُنیا کی کوئی عدالت اس شخص کی جماعت کو "مذہبی قزاقی" کی اجازت نہیں دے سکتی۔ الغرض! "مذہبی آزادی" سر آنکھوں پر، لیکن مذہبی آزادی کے نام پر "مذہبی قزاقی" کی اجازت دینا عدل وانصاف کا خون کرنا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

آپ حج کیسے کریں؟

مناسکِ حج کی ادائیگی

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

۸ذوالحجہ سے ۱۲ذوالحجہ تک پانچ دن حج کے ایام ہیں' اس میں تمام ارکان حج کی ادائیگی ہوگی۔ عبادت حج کا خلاصہ یہ پانچ دن ہیں اور ان میں سے ۹ذوالحجہ سب سے اہم ہے۔ اگر یہ دن ضائع ہوگا تو حج ضائع ہوجائے گا۔ اس کا کوئی بدل نہیں اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: "حج عرفہ کا نام ہے۔"

مناسک حج کی ادائیگی کے لئے ۸ذوالحجہ کی صبح تمام عازمین حج غسل وغیرہ کرکے مرد حضرات احرام کی دو چادریں اور خواتین احرام کا لباس پہن کر دو رکعت نماز ادا کرکے خوب دعا کرکے نیت ان الفاظ کے ساتھ کریں:

اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا/کرتی ہوں' اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔ اس کے بعد تین مرتبہ ان الفاظ میں تلبیہ پڑھیں گے:

"لبیک اللھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک والملک، لاشریک لک۔"

اب آپ پر احرام کی تمام پابندیاں شروع ہوگئیں' اس لئے خوب احتیاط کریں۔ احرام باندھ کر بسوں کے ذریعے یا پیدل منیٰ کی طرف روانہ ہوجائیں۔ منیٰ مکہ مکرمہ سے پانچ میل کے فاصلے پر ہے۔ عام طور پر معلمین ۷ذوالحجہ کی رات سے منیٰ لے جانا شروع کردیتے ہیں' ایسی صورت میں آپ ۷ذوالحجہ کو بھی احرام باندھ سکتے ہیں۔ سنت یہ ہے کہ ۸ذوالحجہ کو اشراق کے وقت روانہ ہوکر ظہر کی نماز سے پہلے منیٰ پہنچ جائیں۔ منیٰ میں عازمین حج کے لئے خیمے نصب کئے گئے ہیں۔ اپنے معلمین کے خیموں میں پہنچ کر بغیر لڑائی جھگڑا کئے اپنی متعین جگہ پر چادر وغیرہ ڈالیں اور سامان وغیرہ رکھیں۔

منیٰ میں مرحلہ وار پانچ دن قیام کرنا مسنون ہے پہلے مرحلے میں ۸ذوالحجہ کی ظہر' عصر' مغرب عشاء اور ۹ذوالحجہ کی فجر منیٰ میں ادا کرنی ہے۔ مسجد خیف میں یہ نمازیں پڑھنا مستحب اور افضل ہے۔ البتہ گھر اور گم ہوجانے کے خطرہ کے پیش نظر خیموں میں ہی نماز باجماعت اہتمام کے ساتھ ادا کی جائے۔ قیام منیٰ کے دوران تلبیہ اور حمد شریف کثرت سے پڑھیں اور زیادہ وقت دعا میں گزاریں' بات چیت اور لایعنی کاموں سے بچتے رہیں۔

۹ذوالحجہ کو فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اب عرفات کی طرف روانہ ہونا ہے۔ کوشش کریں کہ زوال سے پہلے پہلے عرفات کے میدان اور اپنے خیموں میں پہنچ جائیں پیدل اگر جاسکیں تو بہت اچھا ہے۔ معلمین کی طرف سے بسوں کا انتظام ہوتا ہے۔ بعض دفعہ معلمین رات ہی سے لے جانا شروع کردیتے ہیں۔ اس وقت بھی جایا جاسکتا ہے' مگر مسنون یہی ہے کہ فجر کے بعد روانہ ہو۔ عرفات جاتے ہوئے خوب زور زور سے تلبیہ پڑھیں' عرفات پہنچ کر اگر پانی دستیاب ہو اور وقت بھی ہو تو زوال سے پہلے اپنے اوپر پانی بہالے۔ جسم کو ملے نہیں اور نہ ہی صابن لگائیں' اپنی تمام ضروریات سے زوال سے پہلے پہلے فارغ ہوجائیں تاکہ ظہر سے لے کر مغرب تک مختصر وقت جو کہ سب سے قیمتی وقت ہے' اس میں آپ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہوجائیں۔

عرفات میں اگر امام حج کے ساتھ مسجد نمرہ میں نماز کی ادائیگی ہو تو ظہر اور عصر ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں لیکن خیموں میں اگر نماز ادا کررہے ہیں تو ظہر اپنے وقت میں اور عصر اپنے وقت میں ادا کی جائے۔ عرفات کے میدان میں دعا اور وقوف عرفہ کے لئے جبل رحمت سب سے افضل جگہ ہے لیکن پورے عرفات میں بھی دعائیں کی جاسکتی ہیں' بعض دفعہ مسجد نمرہ آنے جانے اور جبل رحمت کو ڈھونڈنے کے سلسلے میں ہی وقت ضائع ہوجاتا ہے' اس لئے بہتر یہ ہے کہ خیموں میں ہی اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے انتظام کریں۔

زوال ختم ہوتے ہی ظہر کا وقت داخل ہوتے ہی وقوف عرفہ کا وقت شروع ہوگیا۔ یہ وقت مغرب تک ہے یہ بہت قیمتی وقت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کے مطابق اس دن اللہ تعالیٰ اتنے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں کہ شیطان اس رحمت اور بخشش کی کثرت دیکھ کر اپنے سر پر مٹی ڈالتا ہے اور منہ پیٹتا ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ صرف حاجیوں کی ہی مغفرت نہیں فرماتے بلکہ حاجی جس کی مغفرت کی دعا کرتا ہے' اس کی بھی مغفرت فرماتے ہیں۔ فرشتوں کو گواہ بنا کر اللہ تعالیٰ اعلان فرماتے ہیں کہ میں نے تمام عرفات والوں کو جنت عطا فرمادی اور جہنم سے نجات دے دی۔ اس دن سب دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام دن امت کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ ظہر سے مغرب تک کا یہ وقت بہت زیادہ قیمتی اور حج کا نچوڑ ہے۔ اس میں افضل اور بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہوکر خوب دعائیں

کریں کیونکہ یہ دعا کا ہی دن ہے لیکن مسلسل چند گھنٹے دعا میں مشغول رہنا اور توجہ الی اللہ اور یکسوئی بہت مشکل ہے اس لئے کچھ دیر دعا کریں پھر استغفار اور درود شریف اور دیگر وظائف کا ورد کریں پھر دعا میں مشغول ہو جائیں۔ صلوۃ التسبیح ادا کریں' نوافل پڑھیں اور دل میں تلبیہ بھی پڑھتے رہیں۔

ایک روایت کے مطابق عرفات کے میدان میں سو مرتبہ چوتھا کلمہ' سو مرتبہ سورۂ اخلاص' سو مرتبہ نماز میں پڑھا جانے والا درود ابراہیمی پڑھے تو اللہ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! اس بندہ کی کیا جزا ہے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور بڑائی اور عظمت بیان کی میری تعریف کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا' میں نے اس کی بخشش کی۔ اس کے اپنی ذات کے بارے میں اس کی شفاعت کو قبول کیا' جب میرا بندہ اہل وقوف (عرفات والوں) کی بھی سفارش کرے تو قبول کروں گا اور جو دعا مانگے اس کو قبول کروں گا۔

ایک روایت کے مطابق ان الفاظ سے دعا کرنا بھی مسنون ہے:

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' ان کے لئے ہی سلطنت اور ان ہی کے لئے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! آپ ہی کے لئے ایسی تعریفیں ہیں جیسی آپ نے تعریفیں کی ہیں' اس سے بہتر جیسی ہم کرتے ہیں' اے اللہ! آپ ہی کے لئے میری نماز ہے اور آپ ہی کے لئے میرا حج اور میری زندگی اور موت ہے' آپ ہی کی طرف میرا لوٹنا ہے اور میرا مال بھی آپ ہی کا ہے' اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور دل کے وسوسہ اور کاموں کی پراگندگی سے' اے اللہ! میں آپ سے بھی اس نیکی اور خیر مانگتا ہوں جو ہوا لے کر آئے اور اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو ہوا لے کر آئے۔ اے اللہ! میرے دل میں' میرے کانوں میں' میری آنکھوں میں نور بھر دے' اللہ! میرا سینہ کھول دے' میرا کام آسان کر دیجئے' میں پناہ لیتا ہوں آپ کی سینہ میں وسوسوں سے اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے۔"

خوب رو رو کر گڑگڑا کر اپنے گناہوں کو یاد کر کے بے حساب مغفرت اور آئندہ زندگی میں نیکی کے اعمال کی دعائیں مانگیں۔ اپنے والدین' بہن بھائیوں' بیوی' بچوں عزیز و اقارب' اساتذہ و مشائخ امت مسلمہ اور مظلوم مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگیں' دینی مدارس کی حفاظت' دعوت و تبلیغ کے فروغ' اور مجاہدین اسلام کی سربلندیوں اور مظلوم مسلمانوں کی آزادی کے ساتھ اسلام کی سربلندی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں۔ عصر کی نماز کی ادائیگی تک انفرادی طور پر اسی طرح دعائیں مانگتے رہیں۔ عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کر کے (اگر مسجد نمرہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا نہیں کی ہے) خیموں سے باہر نکل کر اپنے کسی بزرگ کے ساتھ وقوف عرفہ کریں۔ اگر کوئی ساتھی نہ ہو تو اکیلے کریں۔

معلم بھی وقوف عرفہ کراتے ہیں مگر وہ عربی میں دعا کرتے ہیں جس میں زیادہ ذوق و شوق پیدا نہیں ہوتا' اس لئے خوب آہ و زاری کے ساتھ عصر سے مغرب تک کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے خوب آنسوؤں کا نذرانہ پیش کریں' اپنے ہاتھوں کو خوب اوپر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنائیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اپنے مشائخ کی خدمات کو خراج عقیدت کے لئے ان کے رفع درجات کے لئے دعائیں کریں' بار بار عرفات میں حاضری کی درخواست پیش کریں' مغرب کی اذان ہوتے ہی عرفات کا وقت ختم ہو گیا اب آپ ایسے پاک و صاف ہو گئے جیسے کہ آج ہی پیدا ہوئے ہیں' اپنی خوش قسمتی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں' جو لوگ کسی وجہ سے مغرب تک عرفات نہیں پہنچ سکے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اپنی رحمت سے آج کے دن صبح فجر تک وقوف عرفہ کی اجازت دے دی ہے' فجر سے قبل تک ایک لمحہ کے لئے بھی پہنچ جائیں گے تو حج کی سعادت حاصل ہو جائے گی۔

مغرب کے بعد اگر بسیں روانہ ہو رہی ہیں یا آپ نے پیدل مزدلفہ جانا ہے تو بس میں سوار ہو جائیں یا پیدل روانہ ہو جائیں۔ اگر سڑکیں بند ہیں تو کچھ دیر انتظار کریں اور جب ایک قافلہ گزر جائے تو آپ کو معلم بسیں مہیا کرے گا۔ اس میں سوار ہو کر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ یاد رکھیں آج کے دن آپ نے مغرب اپنے وقت میں نہیں ادا کرنی بلکہ مغرب مزدلفہ پہنچنے کی صورت میں آپ پر فرض ہوگی' چاہے مغرب کے وقت پہنچ جائیں یا عشاء کے وقت یا صبح صادق سے پہلے پہلے تک کسی بھی وقت میں۔

جب مزدلفہ پہنچ جائیں تو پہلے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں اور اس کے بعد عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں۔ یاد رکھیں مزدلفہ کی رات شب قدر سے فضیلت کے اعتبار سے افضل ہے' اس کو سو کر یا باتیں کر کے ضائع نہ کیجئے' تھوڑی دیر آرام کر کے اٹھ جائیے' تہجد پڑھیں' نوافل ادا کریں' دعاؤں میں مشغول رہیں' صبح صادق ہوتے ہی فجر کی نماز کی تیاری کریں' جماعت کے ساتھ فجر کی نماز ادا کر کے تھوڑی دیر کھڑے ہو کر دعا کر کے وقوف مزدلفہ کا واجب ادا کریں۔

اس کے بعد شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں بھی یہیں سے چن لیں۔ چنے کے برابر چھوٹی چھوٹی کنکریاں ۵۵ کے قریب جمع کر لیں تاکہ ۱۰ ذوالحجہ کے دن آپ ان سے رمی کریں۔

جب سویرے کا اجالا شروع ہو جائے تو منیٰ کی

طرف روانہ ہو جائیں یہ ۱۰ ذوالحجہ کی صبح اور عید کا دن ہے۔ عازمین حج پر عید کی نماز نہیں ہے۔ منیٰ پہنچ کر پہلے اپنے خیموں میں جا کر اپنا سامان وغیرہ رکھ دیں۔ آج آپ نے تین اہم ارکان حج ادا کرنے ہیں لیکن اس میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ ان واجبات کی ادائیگی کے لئے بہت زیادہ وقت ہے۔ جلد بازی کی وجہ سے جان کو بھی خطرات لاحق ہو جاتے ہیں اور واجب بھی صحیح ادا نہیں ہو پاتا۔ اس لئے جلد بازی کی ضرورت نہیں' خاص طور پر خواتین اور بوڑھے تو بہت زیادہ احتیاط کریں۔

آج سب سے پہلا کام شیطان کو کنکریاں مارنا ہے' جس کو رمی جمارات کہا جاتا ہے۔ ۱۰ ذوالحجہ کو صرف بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہے' منیٰ کی طرف سے آخری اور مکہ کی طرف سے پہلے شیطان کو بڑا شیطان' جمرہ عقبیٰ کہا جاتا ہے۔ گول حوضی کے اندر ایک ستون اس کی علامت کے طور پر بنایا گیا ہے۔ اس جگہ شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی تھی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو کنکریاں مار کر بھگایا تھا۔ اس کے قریب پہنچ کر بالکل قریب سات کنکریاں اس طرح مارنی سنت ہے: شہادت کی انگلی کے پورے پر رکھ کر انگوٹھے کے ذریعہ زور لگا کر دائرہ کے اندر پھینک دیں اور اس وقت یہ الفاظ ادا کریں:

"میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مارتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے' سب سے بڑا ہے' میں کنکری مارتا ہوں شیطان کو ذلیل کرنے اور جلانے کے لئے اور نہایت رحمت والے اپنے پروردگار کو راضی کرنے کے لئے۔"

اگر اتنی بڑی دعا یاد نہ ہو سکے یا رش کی وجہ سے ادا کرنا مشکل ہو تو صرف بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر کنکریاں مار دیں' خیال رکھیں کہ کوئی کنکری دائرے سے باہر نہ گرے' اگر چار کنکریاں باہر گر گئیں تو رمی کا واجب ادا نہیں ہوگا۔ اس لئے دور سے نہ ماریں بلکہ تین گز کے فاصلے سے ماریں' اگر انگوٹھے سے نہ مار سکتے ہوں تو عام طریقہ سے کنکریاں مار دیں۔

رمی کا پہلا کنکر مارتے ہی تلبیہ پڑھنے کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ اب حج تمتع اور حج قران کرنے والے عازمین حج قربانی کا واجب ادا کریں گے۔ حج افراد والوں پر حج کی قربانی واجب نہیں' اس لئے وہ حلق کرا کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں گے۔ سعودی حکومت نے قربانی کا سلسلہ بینکوں سے شروع کر دیا ہے' جس کی وجہ سے بہت سی قباحتیں ہو گئی ہیں' چونکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رمی' قربانی' حلق میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے رمی' پھر قربانی اور پھر حلق۔ بینک کے ذریعہ قربانی کی صورت میں ترتیب قائم نہیں رہ سکتی' کیونکہ بینک میں قربانی کا وقت معلوم نہیں ہوتا۔ دوسرا اس میں سودی آمیزش ہو جاتی ہے جو حج کی عبادت کو ضائع کر دیتی ہے' اس لئے بینک کے ذریعہ قربانی کے بجائے خود قربانی کرنے کا اہتمام کریں۔

جب رمی سے فارغ ہو جائیں تو خود قربانی کریں یا جس کے ذمہ قربانی لگائی ہے' اس کو اطلاع کر دیں کہ وہ آپ کی قربانی کر دے' جب قربانی' ہونے کی یقینی اطلاع آ جائے تو پھر حلق کرا کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔ اس طرح ذوالحجہ کے اعمال پورے ہو گئے' جو خواتین یا بوڑھے اور کمزور افراد رات کو رمی کریں تو ان کی قربانی ۱۱ ذوالحجہ کو فجر کے بعد ہوگی اس لئے وہ دوسرے دن احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوں گے۔

رمی قربانی اور حلق سے فارغ ہونے کے بعد اب حج کا اہم رکن طواف زیارت ادا کرنا ہے' جس کے لئے آپ مکہ مکرمہ جائیں گے۔ افضل اور بہتر یہ ہے کہ رمی اور قربانی کے بعد حلق کرا کر طواف زیارت کے لئے جائیں لیکن اس میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔ ۱۰ ذوالحجہ کی فجر سے لے کر ۱۲ ذوالحجہ تک مغرب تک طواف زیارت ادا کیا جا سکتا ہے' اس لئے ضعیف اور کمزور اور خواتین رمی سے پہلے طواف زیارت کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں۔ طواف زیارت کے لئے مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف میں داخل ہو کر اسی انداز میں طواف کریں جس طرح عمرہ کا طواف ادا کیا تھا۔ اگر حج کی سعی نہیں کی ہے تو اس طواف میں پہلے تین چکروں میں رمل بھی کیا جائے گا۔

طواف زیارت کے بعد حج کی سعی ادا کریں اسی طریقہ سے جس طریقہ سے عمرہ کی سعی ادا کی تھی کہ صفا سے آغاز کر کے مروہ پر سات چکر مکمل کریں۔ اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ مکہ مکرمہ میں صرف طواف زیارت اور سعی کے لئے رکنا ہے اور اس کے بعد فوری طور پر منیٰ واپس جانا ہے کیونکہ پانچ دن قیام منیٰ کا مسنون ہے' بعض لوگ مکہ میں بلا عذر قیام کر لیتے ہیں۔ یہ طریقہ صحیح نہیں۔

۱۱ ذوالحجہ کو تیسرے دن آپ نے صرف تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنی ہوں گی' جس کا وقت ظہور کے وقت سے شروع ہو کر دوسرے دن کی فجر تک ہے۔ خیموں سے روانہ ہو کر پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں مار کر جمرہ سے تھوڑا الگ ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں' پھر درمیانی شیطان کو کنکریاں مار کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں اور پھر بڑے شیطان کو کنکریاں مار کر بغیر دعا کئے واپس اپنے خیموں میں آ جائیں اور رات خیموں میں گزاریں۔ ۱۲ ذوالحجہ کو بھی ظہر کے وقت سے دوسرے دن کی فجر تک کے دوران تینوں شیطانوں کو پہلے چھوٹے شیطان پھر درمیانی شیطان اور آخر میں بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں گے۔ اس طرح حج کے ارکان کی تکمیل ہو گی۔ اگر ممکن ہو تو ۱۳ ذوالحجہ کو کنکریاں مارنا مستحب ہے لیکن آج کل معلم خیموں میں رہنے نہیں دیتے جس کی وجہ سے اس افضل سنت پر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ واپس آ جائیں اور طواف وداع کر لیں جو کہ روانگی کے دن تک کیا جا سکتا ہے۔ اگر واپسی میں کچھ دن باقی ہوں تو خوب عبادات میں مشغول ہو جائیں۔ (جاری ہے)

فریضۂ حج میں چند کوتاہیوں کی نشاندہی

مولانا محمد زکریا مدنی

حج بیت اللہ اسلام کا ایک مہتم بالشان عظیم فریضہ ہے، جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ اسلام کے اہم ارکان ہیں، ایسے ہی حج بیت اللہ اسلام کا ایک رکن ہے اور فرض عین ہے۔

قرآن کریم نے بیت اللہ کے حج کو اللہ پاک کا حق قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کے گھر کا حج کریں، جس شخص میں اس کے گھر پہنچنے کی استطاعت ہو، جس نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ بے شک جہاں والوں سے بے نیاز اور مستغنی ہے۔

(آل عمران:۹۷)

☆...... جب حج فرض ہو جائے تو جہاں تک ممکن ہو بہت جلد حج ادا کیا جائے، جو شخص باوجود قدرت اور استطاعت اور شرائط کے پائے جانے کے حج نہ کرے۔ حدیث میں اس کے لئے سخت وعید آئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا ظالم بادشاہ یا شدید بیماری نے حج سے نہ روکا اور پھر بھی اس نے حج نہ کیا اور مر گیا تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے... کس قدر سخت وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔

☆...... حج کا سفر شروع کرنے سے پہلے مستند علماء کرام کی مجالس میں بیٹھ کر حج کے فضائل اور مسائل کو اچھی طرح سیکھ لینا ضروری ہے۔ قدم قدم پر ان مسائل کی بہت ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

☆...... سفر میں خاص کر ہوائی جہاز میں فرض نماز کا انتہائی اہتمام ضروری ہے، کیونکہ فرض نماز ہر حال میں اس کے وقت میں ادا کرنا لازم ہے۔ اس میں کسی صورت چھوٹ نہیں ہے، خاص کر سفر حج سے واپسی میں فرض نماز کو قضا کرنا حاجیوں کا ایک معمول سا بن گیا ہے، جو گناہ کبیرہ ہے۔ اس لئے ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے کے مسائل علماء کرام سے سیکھنا ضروری ہیں۔ مشہور ہے کہ کوئی جہاد کرے اور ایک نماز قضا کرے تو اس قضا نماز کا بدلہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ وہ سو مرتبہ جہاد پر جائے۔

☆...... حج کا سفر شروع کرنے سے پہلے مستند علماء کرام کی مجالس میں بیٹھ کر حج کے فضائل اور مسائل کو اچھی طرح سیکھ لینا ضروری ہے۔ قدم قدم پر ان مسائل کی بہت ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کو دوسرے آدمی نے اس قدر مال ہدیہ کر دیا، جس میں حج کے اخراجات متوسط طریقے سے ادا ہو سکتے ہیں اور یہ مال حج کی ادائیگی کے لئے دے رہا ہے تو جب یہ شخص اس مال کو قبول کرے تو اس پر حج کرنا فرض ہو جائے گا۔

☆...... اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے وقت بیمار ہو جائے یا بے ہوش ہو جائے تو اس کے ساتھی کو چاہئے کہ اپنے احرام باندھنے سے پہلے یا بعد میں اس بے ہوش ساتھی کی طرف سے احرام کی نیت کرے کہ میں نے اس فلاں کی طرف سے حج کے احرام کی نیت کی اور پھر اس ساتھی کی طرف سے تلبیہ پڑھ لے، جب ساتھی نے اس کی طرف سے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تو بے ہوش آدمی کا احرام بندھ گیا۔

☆...... محرم کو حالت احرام میں خوشبو کو ہاتھ لگانا اور سونگھنے سے احتیاط کرنی چاہئے، اگر ایسا کھانا کھایا جس میں خوشبودار اجزا ڈالے ہوئے تھے اور اس کھانے کو پکایا گیا تھا تو اس کا کھانا مکروہ نہیں، اور اگر کھانا پکا ہوا نہیں تھا تو اس کا کھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ: لونگ، الائچی، خوشبودار تمباکو کھانا یا ایسا پان کھانا جس میں یہ چیزیں ڈالی گئی ہوں مکروہ ہے۔

مسئلہ: پہلی مرتبہ جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو تین مرتبہ اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ کہے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔ یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔ اعوذ برب البیت من الدین والفقر ومن ضیق الصدر وعذاب القبر اور اس طرح کی دیگر

دعائیں جو مستحب ہیں مانگی جائیں۔

مسئلہ: طواف کے شروع میں حجر اسود کی طرف رخ کیا جائے گا، اس کے بعد طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف چہرہ کرنے کی ممانعت ہے، اس سے بچا جائے۔

مسئلہ: حجر اسود پر خاص کر حج کے دنوں میں خوشبو لگی ہوتی ہے، لہٰذا حج یا عمرہ کے احرام باندھنے والے شخص کو حجر اسود چھونا جائز نہیں، جب اس پر خوشبو لگی ہو۔

☆......عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر طواف کرنا اور خوب دھکم دھکا کرنا حرام ہے۔ عورتوں کو چاہئے کہ طواف ایسے وقت میں کریں جب مردوں کا ہجوم نہ ہو اور طواف میں عورتیں مردوں سے حتی الامکان الگ رہیں۔ حطیم میں نماز پڑھنے اور حجر اسود کے بوسہ دینے میں عورتوں کے ساتھ اختلاط اور دھکم پیل ہوتی ہے، اس طرح بوسہ دینا یا حطیم میں نماز کا اہتمام کرنا انتہائی گناہ ہے۔

مسئلہ: حج یا عمرہ کے طواف کے بعد جب دوگانہ طواف ادا کر چکے اور سعی کرنے کا ارادہ ہو تو پہلے بیت اللہ کے پاس آکر حجر اسود کا استلام کرے۔ یہ استلام کرنا سنت ہے، پھر سعی کرنے کے لئے صفا مروہ کی جانب روانہ ہو۔

مسئلہ: میلین اخضرین (سبز ستونوں) کے درمیان مردوں کو دوڑنا سنت ہے یعنی یہاں جھپٹ کر چلنا چاہئے۔ تیز دوڑنا مسنون نہیں بلکہ متوسط طریق سے اتنا تیز چلنا چاہئے کہ طواف میں رمل میں جس طرح تیزی ہوتی ہے، اس سے زیادہ تیز چلے، لیکن بہت زیادہ تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو۔

☆......۸ر ذوالحجہ حج کا پہلا دن ہے، اس دن منیٰ اس طرح پہنچنا چاہئے کہ ظہر وہاں ادا کرے اور ۸ر ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا سنت ہے۔ مکہ مکرمہ یا اور کسی جگہ ٹھہرنا خلاف سنت ہے۔ منیٰ میں ۸ر ذوالحجہ کی ظہر سے اگلے دن کی فجر کی نمازیں پڑھنا سنت ہے۔

☆......۹ر ذوالحجہ حج کا دوسرا دن ہے، اس دن میدان عرفات میں ٹھہرنا حج کا رکن اعظم ہے۔ اس دن ظہر سے پہلے میدان عرفات پہنچ جائے۔

☆......۹ر ذوالحجہ کو زوال سے لے کر سورج غروب ہونے تک عرفات میں رہنا واجب ہے۔

☆......عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر طواف کرنا اور خوب دھکم دھکا کرنا حرام ہے۔ عورتوں کو چاہئے کہ طواف ایسے وقت میں کریں جب مردوں کا ہجوم نہ ہو اور طواف میں عورتیں مردوں سے حتی الامکان الگ رہیں۔ حطیم میں نماز پڑھنے اور حجر اسود کے بوسہ دینے میں عورتوں کے ساتھ اختلاط اور دھکم پیل ہوتی ہے، اس طرح بوسہ دینا یا حطیم میں نماز کا اہتمام کرنا انتہائی گناہ ہے۔

(معلم الحجاج ص:۱۶۱)

☆......۹ر ذوالحجہ کے زوال کے بعد اگلے دن کے طلوع فجر سے پہلے تک تھوڑی دیر میدان عرفات میں ٹھہرنا فرض اور رکن ہے، اگرچہ ایک لمحہ ٹھہرے۔

☆......اگر عورت حیض یا نفاس سے ہو یا مرد جنبی ہو اور میدان عرفات میں زوال کے بعد ایک لمحہ ٹھہر گیا تب بھی اس کا حج کا رکن ادا ہو جائے گا۔

☆......میدان عرفات میں ہندوستان، پاکستان سے جانے والے حاجی عموماً اپنے خیموں میں ہی نماز ظہر ادا کرتے ہیں، اس لئے وہ ظہر کی نماز اپنے وقت پر ادا کریں گے پھر اس کے بعد آواز بلند تکبیر تشریق پڑھ کر تلبیہ پڑھیں اور نماز عصر اپنے وقت پر ادا کرکے آواز بلند تکبیر تشریق پڑھیں پھر تلبیہ پڑھیں۔

☆......میدان عرفات سے غروب کے بعد روانہ ہوکر مزدلفہ پہنچیں۔ وہاں نماز عشاء کے وقت کے داخل ہونے کے بعد ایک اذان اور ایک تکبیر سے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کریں۔ پہلے نماز مغرب پڑھیں، اس کے سلام پھیرتے ہی تکبیر تشریق پڑھیں، پھر تلبیہ پڑھنا مستحب ہے، پھر نماز عشاء پڑھیں اور اس کے سلام پھیرتے ہی تکبیر تشریق پڑھیں پھر تلبیہ پڑھیں۔ نماز عشاء کے لئے اذان اور تکبیر نہ کہیں۔ ان دونوں نمازوں کے دوران کوئی سنت موکدہ اور نوافل ادا نہ کریں بلکہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد پہلے مغرب کی سنتیں ادا کریں، پھر عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھیں۔

☆......جمرات کی رمی میں خیال رہے کہ کنکر جمرہ پر پھینکنا ضروری ہے، جمرہ پر رکھ دینا کافی نہیں۔ نیز ہماری کنکر کا جمرہ پر لگنا ضروری نہیں بلکہ ہماری کنکر اس احاطہ کے اندر چلی جائے تو رمی ادا ہو جائے گی۔

☆......بعض لوگ بیماری، بڑھاپے کا عذر کرکے دوسروں کے ذریعہ رمی کرواتے ہیں، اس کے متعلق یہ جاننا ضروری ہے کہ رمی کے بارے میں وہ شخص مریض اور معذور سمجھا جائے گا جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو اور اسے جمرات تک پیدل یا وہیل چیئر پر آنے میں سخت تکلیف ہو اگر وہیل چیئر پر جمرات تک آسکتا ہو اور بیماری اور تکلیف کے بڑھنے کا اندیشہ نہ ہو تو ایسے شخص کو خود رمی کرنا فرض ہے۔ دوسرے سے رمی کرنا جائز نہیں۔ اگر وہیل چیئر چلانے والا کوئی شخص نہ ہو تو پھر یہ شخص معذور ہے، دوسرے سے رمی کرا سکتا ہے۔ (معلم الحجاج ص:۱۸۵) ☆☆

علاماتِ قیامت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

امت مسلمہ میں کئی ایک دجال وکذاب ایسے گزرے ہیں جنہوں نے مسیحیت اور نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان جھوٹے مدعیان نبوت میں مرزا غلام احمد قادیانی ایسا کذاب ودجال تھا، جس نے صرف نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا، بلکہ اس دعویٰ سے پہلے مسیح موعود اور مثیل مسیح ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کا نام بیان فرمایا، ان کی والدہ محترمہ کا نام بیان فرمایا، ان کے نانا کا نام ذکر فرمایا، ان کی والدہ محترمہ کے اوصاف بیان فرمائے، آپ کی شکل شباہت بیان فرمائی، رنگ، قد وقامت، شکل وشباہت، بالوں کا رنگ، بالوں کی لمبائی، لوگوں میں سے آپ کا ہم شکل، بیان فرمایا:

"آپ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے، نفخ جبریل سے آپ کی والدہ محترمہ کو حمل ہوا، بچپن میں پنگھوڑے میں کلام کرنا، اللہ پاک کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد کوڑھی کا اللہ پاک کے حکم سے تندرست ہونا، پھر آپ کے رفع الی السماء کو بیان فرمایا، نزول من السماء کے وقت آپ کی شکل وشباہت، آپ کے لباس اور ٹوپی کا تذکرہ، نزول کے بعد ان کے تنفس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا سانس جس کافر تک پہنچے گا کافر مر جائیں گے اور آپ کا سانس وہاں پہنچے گا جہاں آپ کی نگاہ پہنچے گی۔"

کیفیت نزول بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے، پھر آپ نے نزول کے شہر کا تذکرہ فرمایا: نزول کے وقت جتنے لوگ حاضر ہوں گے، ان کی تعداد تک بیان فرمائی۔ آپ کے نزول کے وقت لوگ کیا کر رہے ہوں گے، وہ عمل بیان فرمایا اور ان کے نزول کے وقت جو امام مصلے پر ہوگا۔ اس کا نام ذکر فرمایا، دونوں کے درمیان جو مکالمہ ہوگا، اس کو بیان فرمایا، نزول کا وقت بیان فرمایا، نزول کے بعد مدت اقامت کو بیان فرمایا، شادی اور اولاد کا تذکرہ فرمایا۔

نزول کے بعد کے کام: نزول کے بعد کسر صلیب کریں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے، جنگ اور جزیہ موقوف کر دیں گے، خراج ختم کر دیں گے، مال عام کر دیں گے، یہاں تک کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔ فج الروحاء سے حج وعمرہ کا احرام باندھیں گے، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پُرانوار پر تشریف لا کر آپ کی خدمت میں سلام پیش کریں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سلام کا جواب دیں گے، آپ کی تشریف آوری کے بعد تمام مذاہب کا خاتمہ ہوجائے گا لوگوں کی امامت کبریٰ کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ پہلی نماز ہمارے امام کی اقتداء میں ادا فرمانے کے بعد باقی نمازوں کی امامت کرائیں گے۔ دجال کے مقابلہ میں نکل کر اس کو قتل کریں گے، جس مقام پر قتل کریں گے، اس مقام کو بیان فرمایا:

نزول کے زمانہ میں لوگوں کے احوال: آپ کی تشریف آوری کے بعد لوگوں کے دلوں سے بغض تحاسد اور عداوتیں ختم ہو جائیں گی، آسمان و زمین سے برکات کا نزول ہوگا، اہل روم (عیسائی) اعماق کے مقام پر مسلمانوں سے قتال کریں گے۔ ان کے مقابلہ میں مدینہ طیبہ سے مسلمانوں کا ایک لشکر مقابلہ کرے گا۔ اس لشکر کے تین حصے ہو جائیں گے، ایک حصہ قسطنطنیہ کو فتح کرے گا، وہ اس زمانہ کے سب سے عظیم لوگ ہوں گے اور فرمایا عرب بہت تھوڑے ہوں گے، وہ سب سمٹ سمٹا کر بیت المقدس میں اکٹھے ہو جائیں گے زمین میں امن وامان کا دور دورہ ہوگا، تمام زہریلے جانوروں کا زہر نکال لیا جائے گا، جنگلی جانور کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ بھیڑیا بکریوں میں ایسے پھرے گا جیسے کتا ہوتا ہے، روئے زمین پر مسلمانوں کی حکمرانی ہوگی، کوئی زکوٰۃ وصدقات قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔ یہ سلسلہ کتنا عرصہ تک رہے گا، اس کو بیان فرمایا پھر آپ نے غزوۃ الہند کا تذکرہ فرمایا۔

شام وعراق کے درمیان دجال کے خروج کو بیان فرمایا، فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، دائیں آنکھ کا ڈھیلا انگور کے دانہ کی طرح ابھرا ہوگا۔ اس کی پیشانی کے درمیان کافر لکھا ہوگا، جسے پڑھا لکھا اور ان پڑھ دونوں پڑھیں گے اور فرمایا کہ چالیس دن تک روئے زمین پر طوفان بدتمیزی برپا کرے گا۔ اس

کا ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن ایک ماہ کے برابر ہوگا، تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، باقی ایام عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ وہ گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ وہ آسمان کو حکم دے گا کہ بارش برسا آسمان سے بارش برسنا شروع ہوجائے گی، وہ ویران زمین کو حکم دے گا اپنے خزانے نکال دے، زمین خزانے اگل دے گی۔ وہ ایک بھرپور نوجوان کو قتل کر کے دو حصوں میں کردے گا، پھر اسے بلائے گا تو چلتے ہوئے کھڑا ہوجائے گا، اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ وہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو ایسے پگھلنے لگ جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگنے لگے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لد نامی شہر کے دروازے پر جاکر اسے قتل کریں گے۔

اللہ پاک یہودیوں کو شکست فاش دیں گے اور یہودیت کا قتل عام ہوجائے گا، یہاں تک کہ اگر کوئی یہودی کسی حجر و شجر کی اوٹ میں ہوگا تو حجر و شجر بول اٹھیں گے: "یا مسلم ھذا یھودی"... اے مسلمان میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے... اسے آکر قتل کر۔

یاجوج ماجوج کا خراج: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زمانہ میں یاجوج ماجوج کے خروج کا ذکر فرمایا، جب وہ نکلیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر محصور ہوجائیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کے خلاف بددعا کریں گے تو ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا ہوجائے گا، جس سے وہ سارے کے سارے مرجائیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے نیچے اتر آئیں گے۔ یاجوج ماجوج کی بدبو دار تعفن سے مسلمانوں کا جینا دوبھر ہوجائے گا، پھر اللہ پاک بڑے بڑے پرندے بھیجیں گے، جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر لے جائیں گے۔ جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ بارش زمین کو پاک وصاف کردے گی، پھر زمین پر برکات کا نزول ہوگا، اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوجائے گا اور آپ کو روضہ رسول میں دفن کیا جائے گا آپ کی قبر چوتھی ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد مسلمانوں کا خلیفہ مقصد ہوگا، جب مقصد کا انتقال ہو جائے گا تو تین سال کے اندر اندر مسلمانوں کے دلوں سے قرآن اٹھالیا جائے گا۔ اس کے بعد قیامت کا قیام بالکل قریب ہوجائے گا، جیسا کہ اونٹنی جس کے حمل کے دن پورے ہوجائیں تو کسی وقت بھی وہ بچہ دے دیتی ہے۔

یہ وہ سو علامات ہیں، جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں بیان فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سی علامات ہیں جنہیں "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" میں بیان کیا گیا ہے، جب ان علامات کا مرزا قادیانی سے تقابل کیا جائے تو ایک نشانی بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ مثلاً سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کا نام ذکر فرمایا کہ ان کا نام عیسیٰ ہوگا، جبکہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد قادیانی ہے۔ ان کا لقب مسیح ہوگا، مرزا قادیانی کا لقب سندھی اور سوئر مار، ان کی والدہ محترمہ کا نام مریم ہوگا، جبکہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے مرزا قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں پیدائش کے چند لمحہ بعد گفتگو فرمائی۔ مرزا کو یہ نصیب نہ ہوا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول من السماء کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے، جبکہ مرزا قادیانی کو دایہ نے وصول کیا، ان کے نزول کے شہر کا نام دمشق ارشاد فرمایا: مرزا قادیانی نے دمشق نہیں دیکھا۔ نزول عیسیٰ کے وقت جو امام مصلیٰ پر ہوگا، اس کا نام "محمد ابن عبداللہ المہدی" بیان فرمایا جبکہ مرزا قادیانی خود ہی مسیح اور خود ہی مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا رہا۔ ان کے عادل حکمران ہونے کو بیان فرمایا کہ چالیس سال تک عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ مرزا قادیانی کو چالیس سیکنڈ بھی حکومت نصیب نہ ہوئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد کسر صلیب کریں گے یعنی صلیب کو توڑ دیں گے جبکہ مرزا قادیانی صلیبیوں کی حکومت کی چاپلوسی کرتا رہا۔ ان کی تشریف آوری کے بعد مال عام ہوجائے گا، یہاں تک کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔ مرزا قادیانی ساری زندگی غیروں کے مال پر ہاتھ صاف کرتا رہا اور مریدوں

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

کے چندوں پر گزارا کرتا رہا۔ وہ فج الروحا سے حج، عمرہ یا حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھیں گے اور حج وعمرہ کریں گے مرزا قادیانی کو حج وعمرہ نصیب نہ ہوا۔

آپ تشریف آوری کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا پر حاضری دیں گے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود وسلام پیش کریں گے۔ حضور ان کے درود وسلام کا جواب دیں گے۔ مرزا قادیانی کو ایسی کوئی سعادت نصیب نہ ہوئی، ان کی تشریف آوری پر یہودیت و عیسائیت کا خاتمہ ہوگا۔ مرزا قادیانی کی سبز قدمی سے عیسائیت میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے۔ مرزا قادیانی عیسائی پادریوں کو دجال کہتا رہا اور عیسائی دجالوں کی حکومت کی تعریف وتوصیف میں زمین وآسمان کے قلابے ملاتا رہا۔

حضرت علیہ السلام کی تشریف آوری پر لوگوں کے دلوں سے بغض، حسد اور عداوتیں ختم ہوجائیں گے۔ مرزا قادیانی کی اپنی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوئی اور ایک دوسرے کو کافر کہتی رہی اور کافر کہتی ہے۔ آپس کی بغض وعداوت ان کی تحریرات سے واضح ہے، ان کی تشریف آوری پر پوری دنیا میں امن وامان کا دور دورہ ہوگا۔ مرزا قادیانی کی نحوست سے پوری دنیا دہشت گردی اور تخریب کاری کی لپیٹ میں ہے۔

ان کی تشریف آوری کے بعد زہریلے جانوروں کی زہر ختم ہوجائے گی، اب ایسا نہیں ہے۔ ان کی تشریف آوری پر مال عام ہوجائے گا کوئی قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔ اب تو ہمارے حکمران ''ڈونر کانفرنسیں'' (چندہ کانفرنسیں) کرتے ہیں اور دنیا بھر سے بھیک مانگتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ مرزا قادیانی کی نماز جنازہ مسلمانوں نے نہیں پڑھی۔

ان کی تدفین سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس میں ہوگی، جس میں چوتھی قبر کی جگہ باقی ہے۔ مرزا قادیانی کو لاہور میں موت آئی اور اس کے لاشے کو دجال کے گدھے (مرزا قادیانی ریل گاڑی کو دجال کا گدھا کہتا تھا) پر لاد کر قادیان پہنچایا گیا اور اس کا مرگھٹ قادیان میں بنا اور گنبد خضرا میں تدفین نصیب نہ ہوئی۔ یہ چند ایک اہم علامات بیان کی گئی ہیں اور ان کا مرزا قادیانی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی میں مسیح ہونے کی ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی، اگر اس میں سو میں سے ننانوے پائی جاتیں تب بھی مسلمان اسے مسیح نہ مانتے گویا ان علامات کا مسیح میں سو فیصد پایا جانا ضروری ہے۔

☆☆.........☆☆

منظور کالونی میں جماعتی سرگرمیاں

کراچی (مولانا محمد عمران قاسمی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام حلقہ منظور کالونی میں سال بھر جماعتی نظم وضبط اور مشاورت سے الحمدللہ! قادیانیت کا تعاقب کیا جارہا ہے۔

۱:...**سالانہ عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد:** جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء وخطباء حضرات کو مدعو کیا جاتا ہے۔

۲:...**ختم نبوت کورز پروگرام:** یہ پروگرام اسکول، کالج اور یونیورسٹیز کے طلبا کے درمیان منعقد کیا جاتا ہے۔

۳:...**تحفظ ختم نبوت کورس:** الحمدللہ! امسال حلقہ میں کامیاب کورس منعقد ہوا۔ کورس میں اکابر علماء کرام نے مختلف موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ عوام الناس نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔

۴:...**ماہانہ علماء کرام کا اجلاس:** الحمدللہ! ہر ماہ علماء وائمہ وخطباء حضرات کا اجلاس ہوتا ہے، جس میں کام کے حوالے سے مشاورت کی جاتی ہے۔

۵:...**ہفتہ وار جماعتی گشت:** حلقہ میں شیزان اور دیگر قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کے لئے دکانوں پر گشت کیا جاتا ہے۔ اس عمل سے کافی حد تک قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ ہوچکا ہے۔

۶:...**ہفت روزہ ختم نبوت، ماہنامہ لولاک اور لٹریچر کی تقسیم:** مساجد میں لٹریچر اور ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک کی تقسیم کا عمل بھی احسن انداز سے ہورہا ہے۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

اسلام بدامنی اور دہشت گردی کو انسانی فلاح وسکون کے لئے زہر قاتل قرار دیتا ہے: علامہ ڈاکٹر خالد محمود

قادیانیت ایک الگ مذہب اور اسلام کے متوازی دین ہے: مولانا عبدالرشید ربانی اور دیگر علماء کرام کا کانفرنس سے خطاب

رپورٹ: مولانا مفتی خالد محمود

اسلام پُرامن معاشرے کا خواہاں ہے۔ بدامنی اور دہشت گردی کو انسانی فلاح وسکون کے لئے زہر قاتل قرار دیتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرکے مسلمانوں سے اپنی راہیں جدا کرلی ہیں۔ قادیانیت اسلام کے متوازی الگ دین و مذہب ہے، لہٰذا منکرین ختم نبوت کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ پاکستانی پارلیمنٹ و اعلیٰ عدالتوں کے علاوہ کشمیر اسمبلی، رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، حتیٰ کہ جنوبی افریقہ (کیپ ٹاؤن) کی غیر مسلم عدالت نے بھی قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مختلف ممالک کے ممتاز علمائے کرام نے ۱۶ اگست کو برمنگھم کی سینٹرل مسجد میں منعقدہ تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب اور امت محمدیہ آخری امت ہے۔

اسلامی مشن یوکے کے مولانا سجاد نے اپنے خطاب میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سال برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے اور اس میں تمام مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ یہ جماعت درحقیقت اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ انجام دے رہی ہے، جب بھی کسی نے اسلامی سرحدوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی، اس جماعت نے پوری امت کو آواز دی اور اسے بیدار کیا۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داروں کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ وہ یہاں مدارس اور اسکول کے مسلمان طلبا کے لئے مختصر تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کریں۔

دارالعلوم بری کے شیخ الحدیث مفتی عبدالرحیم نے کہا کہ ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، اور اس کا ماننا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ توحید ورسالت کو، اور اس پر قرآن وحدیث کے اتنے واضح دلائل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ صرف یہ کہ نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے بلکہ کسی مدعی نبوت سے اس کی دلیل مانگنا بھی کفر ہے، اس سے پہلے جتنے انبیاء آئے ان کے ماننے والوں نے خود اپنے انبیاء کی تعلیمات کو بھلا دیا لیکن عقیدہ ختم نبوت کا صدقہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات آج تک محفوظ ہیں اور ہر دور میں ایک طبقہ ایسا رہا ہے جس نے اپنی جان سے زیادہ ان تعلیمات کی حفاظت کی، وہ خود کٹ مرے، جانیں قربان کردیں لیکن نہ تعلیمات کو چھوڑا اور نہ کسی کو اس میں رد و بدل کرنے کی اجازت دی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے زعماء اس عقیدہ کے تحفظ کیلئے رات دن محنت کررہے ہیں، میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور اپنے ہر تعاون کا ان کو یقین دلاتا ہوں۔

مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور ایمان کے لئے ضروری ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانا جائے اور آپ کو آخری نبی ماننے کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی کسی شکل میں نہیں آئے گا، نہ ظلی شکل میں نہ بروزی شکل میں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو حضور کا بروز اور ظل ماننا اور کسی شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم یا دوسرا روپ ماننا بھی عقیدہ ختم نبوت کا انکار ہے، قادیانی عقائد کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی کو بعینہٖ محمد رسول اللہ ماننے اور سمجھنے پر رکھی گئی ہے۔ مرزا غلام احمد نے اللہ تعالیٰ کی توہین کی، انبیاء کی توہین کی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی، صحابہ کرامؓ کی توہین کی، ان عقائد ونظریات کی بناء پر ہم مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور اب تو پارلیمنٹ، رابطہ عالم اسلامی اور دنیا کی متعدد عدالتوں نے بھی ان کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے، انہوں نے کہا کہ مرزائی اپنے آپ کو مسلمان کہنا اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنا چھوڑ دیں، انہیں اسلام کا نام لینے اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں، مرزائیوں نے دھوکا دہی اور فریب کاری سے مسلمانوں میں جو ارتدادی سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں وہ اس سے باز آجائیں ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ان کا ہر جگہ تعاقب کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے ہمیشہ دلیل سے بات کی ہے اور

ہماری تحریک ہمیشہ پرامن رہی ہے، ہم نے کسی مرحلہ پر بھی تشدد کا راستہ نہیں اپنایا اور ہمیشہ ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کی ہے، اسلام امن وآشتی کا دین ہے اس میں بے گناہوں کے قتل عام کی کوئی گنجائش نہیں، خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔

قاری ممتاز الحق نے اپنے بیان میں کہا کہ اللہ کا ہم پر انعام واحسان ہے کہ ہمیں اسلام جیسا عظیم دین عطا کیا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ بحیثیت ایک مسلمان کے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرکے ہی ایک کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔ مسلمان کے لئے دین اور دینی تعلیم سے واقفیت اتنی ہی ضروری ہے جتنی زندہ رہنے کے لئے پانی اور ہوا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی اور ہدایت کے لئے انبیاء کا سلسلہ جاری فرمایا جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہوا۔ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور آپ کی نبوت چونکہ قیامت تک کے لئے ہے اور اسی لئے آپ کی تعلیمات بھی قیامت تک کے لئے ہیں۔ قرآن کریم بھی محفوظ ہے اور آپ کی تعلیمات بھی محفوظ ہیں جبکہ دیگر انبیاء کی نہ کتابیں محفوظ ہیں نہ تعلیمات، آج مغرب نے اپنی عقل کو راہنما بنایا ہوا ہے اور آسمانی تعلیمات کو چھوڑ دیا۔

مولانا منور حسین سورتی نے کہا کہ آج کا دور بڑا پرفتن دور ہے۔ اسلامی معاشرے پر مغربی تہذیب و تمدن کی یلغار ہے۔ نئی نسل کو اسلامی تعلیمات سے متنفر کرنے کے لئے ان کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کئے جارہے ہیں۔ مذہب اسلام کے مسلمہ اصولوں اور بنیادی عقائد کی من مانی تشریح کرکے نوجوان نسل کو تذبذب کا شکار کیا جارہا ہے۔ اس صورت حال میں تمام مسلمان عموماً اور یورپ وانگلینڈ کے مسلمان خصوصاً اپنی نئی نسل کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیں۔ اسلام کے سنہری اصولوں سے انہیں روشناس کرائیں اور پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت ان کے قلوب میں راسخ کریں تاکہ دنیا اور آخرت کی ذلت ورسوائی سے بچ جائیں۔

حاجی عبدالحمید بیلجیئم نے کہا کہ مغربی ممالک میں اسلام کے بڑھتے ہوئے اثرات اور امن پسندانہ تعلیمات کی بدولت اسلام قبول کرنے کا رجحان بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے، جس سے اہل یورپ بوکھلاہٹ کا شکار ہیں اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کررہے ہیں۔ اسی طرح قادیانی بھی اپنے خلاف ناانصافیوں کا جھوٹا پروپیگنڈا کرکے یورپی حکومتوں کو مسلم ممالک سے بدظن کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستان کے رہنما مولانا یوسف نے اس عظیم الشان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ مرزائی اور قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے کی وجہ سے اسلام کے دائرے سے خارج ہیں۔ سب سے پہلے کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ 7/ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے منکرین ختم نبوت کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ پاکستانی ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ کے ججز نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو کافر قرار دیا۔ اپریل 1974ء میں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد پاس کرکے دنیا بھر کے علماء کرام نے قادیانیت کے کفر پر اجماع منعقد کیا۔ یہاں تک کہ جنوبی افریقا (کیپ ٹاؤن) کی عدالت کے غیر مسلم جج نے بھی اپنے فیصلہ میں لکھا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

بریڈفورڈ کے مولانا ابراہیم نے کہا کہ میں اس کانفرنس کے شرکاء سے اپیل کروں گا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کیجئے۔ ان کے پروگراموں میں دوست واحباب کے ساتھ شریک ہوں۔ اس عقیدہ سے اپنی وابستگی کا ثبوت دیں۔

برمنگھم ختم نبوت کانفرنس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مغربی ممالک میں مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے، جس میں برطانیہ کے مختلف شہروں کے علاوہ بیلجیئم، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک سمیت، ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے علماء کرام بھی کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔

کانفرنس کی دوسری نشست مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری قمر الزمان نے حاصل کی جبکہ عمر حسین شاہ نے بارگاہ رسالت میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ کانفرنس سے صاحبزادہ رشید احمد، مولانا اسلام علی شاہ، حافظ اکرام الحق، مفتی جاوید، مولانا خلیل الرحمن اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔☆☆

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

دعوۃ اکیڈمی سمیت

ہمارے تعلیمی ادارے قادیانیوں کے نرغے میں کیوں؟

قسط:۲

قاری عبدالوحید قاسمی

اس خط کے جواب میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو حضرت یوسفی صاحب نے تفصیلاً خط لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

محترمی و مکرمی جناب اللہ وسایا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مکتوب بنام ڈائریکٹر دعوۃ اکیڈمی (تاریخ ندارد) جو آپ نے اور بھی بہت سارے ذمہ داروں اور علماء کرام کو ارسال کیا ہے، موصول ہوا۔ محترم، الحمدللہ! میں ایک صحیح العقیدہ مسلمان ہوں اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کے کسی بھی حالت میں نبوت کے دعویٰ کو باطل سمجھتا ہوں۔ مسیلمہ کذاب، سجاح، طلیحہ، اسود، عبداللہ افغانی اور مرزا غلام احمد سمیت ہر اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں جو نبوت کا دعویٰ کرے یا اس دعویٰ کو تسلیم کرے۔

جہاں تک ہمارے چناب نگر کے دورہ کا تعلق ہے تو آپ کے علم میں ہے کہ دعوۃ اکیڈمی ملک بھر کے مساجد کے امام اور خطیب حضرات کی دینی ضروریات کے مطابق تربیتی پروگرام گزشتہ بیس سال (۱۹۸۵ء) سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اس کے شرکاء کم عمر یا کچے ذہن کے حامل طلبہ نہیں بلکہ مساجد کے ایسے امام و خطیب حضرات ہوتے ہیں جو دینی مدارس سے عالیہ درجے یا ایم اے اسلامیات کے سند یافتہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان کے نصاب میں ایک مضمون ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ بھی ہوتا ہے جن کے بارے میں باقاعدہ دروس ہوتے ہیں۔ معروف اسلامی گروہوں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث وغیرہ کے مدارس و مساجد میں جاکر ان سے ہم آہنگی اور رواداری کے جذبات کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ منحرف اور غیر اسلامی گروہوں، ہندومت، بدھ مت، عیسائیت، یہودیت، بہائیت اور قادیانیت کا بھی مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ ان کی عبادت گاہوں میں جاکر ان سے براہ راست ان کے عقائد اور عبادات کو سمجھنا بھی اس مطالعہ کا حصہ ہے۔ ان تمام دوروں اور ملاقاتوں میں اکیڈمی کا ایک ذمہ دار استاد عالم دین ساتھ ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں اس دفعہ با قاعدہ پروگرام کے تحت چناب نگر بھی جانا ہوا۔ صبح سے شام تک پروگرام میں کھیوڑہ کی کان نمک، چناب نگر اور بھیرہ شریف کی جامعہ کا دورہ شامل تھا۔ چناب نگر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں تمام شرکاء نے نماز ظہر ادا کی، دوپہر کا کھانا کھایا۔ مجلس کا کتب خانہ دیکھا اور وہاں کے مقیم مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب سے قادیانیت کے بارے میں تفصیلی بیان بھی سنا۔ (آپ کے حافظہ میں یقیناً ہوگا کہ ایسے ہی ایک دورہ کے موقع پر آپ بھی ہمارے تربیت ائمہ کے ایک پروگرام کے شرکاء سے مسلم کالونی، چناب نگر کی مسجد میں خطاب فرما چکے ہیں) چونکہ چناب نگر میں ہمارا وقت 12 بجے کا طے تھا لیکن مرکز تحفظ ختم نبوت میں قیام طویل ہونے کی وجہ سے جب سہ پہر کے 3 بج گئے تو مولانا سے خاموشی سے کان میں کہہ کر گزارش کی گئی کہ اپنی گفتگو مختصر کریں تاکہ ہم چناب نگر بھی دیکھ سکیں۔ شرکائے کورس میں سے ایک فرد نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ایک بڑی جذباتی تقریر کی اور ردقادیانیت کے سلسلے میں دلائل دیتے ہوئے ایک دلیل یہ بھی بیان فرمائی کہ چونکہ تمام انبیاء کرام کے نام مفرد ہیں اور مرزا غلام احمد کا نام مرکب ہے، لہٰذا یہ کافر ہے۔ تو تقریر کے بعد میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ کے مخاطب تربیت ائمہ کورس کے شرکاء علماء کرام ہیں لہٰذا جذباتی اور تفصیلی گفتگو کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ مذکورہ دلیل مناسب نہیں ہے، بلکہ قادیانیوں سے ہمارے اختلاف کی بنیادی وجہ ہمارا عقیدہ ختم نبوت ہے۔ ہم خاتم الانبیاء علیہ السلام کے بعد کسی کو کسی بھی صورت میں نبی یا رسول نہیں تسلیم کرتے۔ میرا ٹوکنا ان صاحب کو اچھا نہیں لگا اور انہوں نے پورے پروگرام ہی پر تنقید شروع کردی۔ واضح رہے کہ یہ پروگرام تمام علماء کرام کی رغبت اور اصرار پر ترتیب دیا گیا تھا۔

مولانا صاحب! میں کسی سے اپنے ایمان کی تصدیق کرانا ضروری نہیں سمجھتا ہوں۔ میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ الحمدللہ! میں ختم نبوت پر ایمان کا داعی اور پرچارک ہوں۔ ائمہ و خطباء مساجد بچے نہیں بلکہ عالیہ کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کے علم میں اضافے کی خاطر یہ پروگرام مرتب کیا جاتا ہے۔ چناب نگر کے دورہ میں ہم ہمیشہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا دورہ بھی لازماً کرتے ہیں۔

بنیادی بات یہ ہے کہ معترضین کی نظر میں

جناب نگر جانا اور وہاں پر ملاقاتیں کرنا صحیح نہیں ہے۔ کاش کہ زور اسی پر ہوتا اور اس دعوے کے اثبات میں ادارے کی اس پالیسی پر اچھے انداز میں گفت وشنید کر لی جاتی، مگر افسوس کہ اس مزعومہ دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے مجھ پر الزام تراشی شروع کردی گئی، میرے عقیدے کو نشانہ بنایا گیا، لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ میں العیاذ باللہ قادیانی یا قادیانیت نواز ہوں یا ان کے اخلاق وکردار کا پرچارک ہوں یا علماء کرام اور آئین پاکستان کا باغی ہوں۔ یہ صریحاً ظلم ہے۔ دوستوں کو دشمن بنانے کی یہ پالیسی حکمت، موعظہ حسنہ اور مجادلہ بالحسنیٰ کے سراسر خلاف ہے آپ نے جو کیا وہ آپ کا ذمہ لیکن ہم حکمت اور موعظہ حسنہ کی حکمت عملی پر کاربند رہیں گے۔ مناظرہ بازی، گالم گلوچ، تحقیر، استہزا اور اپنی رائے کو ثابت کرنے کے لئے "سب کچھ" کر گزرنا میرا طرز عمل نہیں ہے۔ ہم دوستی اور دشمنی ہر حال میں اسلامی اخلاق کے پابند ہیں۔ ہمارا کام فاصلے گھٹانا اور رابطہ بڑھانا ہے۔ ہم محبت اور پیار کی زبان میں دعوت کا کام کرنے والے ہیں۔ اپنے ذوق کی تسکین کے لئے ہمیں داغدار نہ کریں۔ ہمیں کفر اور کفار کی صفوں میں کھڑا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ ہم سب کے مشن دعوت دین کے لئے نقصان دہ ہے اور بحیثیت عالم دین آپ یا کسی بھی اور عالم دین کو بالکل زیب نہیں دیتا۔ میں آپ کے علم، خلوص اور خدمت کا قدردان ہوں اور آپ کے کام کی داد دیتا ہوں لیکن کچھ نادانوں کے ہاتھ میں کھیل جانے پر مجھے سخت صدمہ ہوا۔

اپنے اوپر الزام تراشی کے معاملہ میں میرا ایمان ہے کہ ظلم کرنے والوں کو اپنے ظلم کا بدلہ ضرور ملے گا اس لئے میں اس مقدمہ کو اللہ رب العالمین کی عدالت کے سپرد کرتا ہوں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو راہ ہدایت پر قائم رکھے اور اپنے حبیب پاک ﷺ کی سچی پیروی کرنے کا حق ادا کرتے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

فسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

مصباح الرحمٰن یوسفی

فیصل مسجد دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹ر رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ مطابق ۷ر جولائی ۲۰۱۵ء

نقل بنام: ۱۔ مولانا فضل الرحمٰن، ۲۔ جناب ڈاکٹر ابوالخیر زبیر، ۳۔ پروفیسر ساجد میر، ۴۔ علامہ ساجد نقوی، ۵۔ جناب لیاقت بلوچ، ۶۔ جناب سراج الحق، ۷۔ صدر علماء بورڈ پنجاب

اس خط کے جواب میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے پھر حضرت یوسفی صاحب کو تفصیلاً خط لکھا، ملاحظہ فرمائیں۔

محترمی ومکرمی جناب مصباح الرحمٰن صاحب یوسفی۔ زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   مزاج گرامی

آپ کا مکتوب گرامی محررہ ۸ جولائی ۲۰۱۵ء موصول ہوا۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی مصروفیات کے باعث رخصت پر تھا۔ آج ۲۲ جولائی کو آپ کا مکتوب گرامی پڑھا۔

جواباً عرض ہے کہ:

۱:...... فقیر کے جس مکتوب کا آپ نے جواب تحریر فرمایا۔ اسے پھر پڑھیں اور بار بار وقت نظر سے پڑھیں۔ کہیں آنجناب کو قطعاً قادیانی نہیں لکھا۔ پھر اس پر مناظرہ بازی، گالم گلوچ، تحقیر، استہزاء اور دینی رائے کو ثابت کرنے کے لئے سب کچھ کر گزرنا، اپنی ذوق کی تسکین کے لئے داغدار کرنا۔ ایسے الفاظ کا فقیر کے لئے استعمال کرنا خود آپ کے الفاظ کے مطابق اسلامی اخلاق کی پابندی کے دائرہ میں آتا ہے؟ اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمالیں ۲۔ جناب نگر کے دورہ میں آپ کے طلباء، دو ذہنی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ (تفصیل عرض کرتا ہوں) اس کی معلومات جب ملیں تو خاموشی اور رازداری سے صرف آپ سے ملاقات کے لئے چار رکنی علماء کرام کا وفد آپ کے پاس حاضر ہوا، جو آپ نے ان سے خود گفتگو فرمائی اس کا خط میں ذکر ہے اور آپ نے اپنے جواب میں ان باتوں میں سے کسی کی تردید نہیں فرمائی۔ جس میں وفد کے سامنے آپ کا یہ کہنا بھی شامل ہے کہ: قادیانی نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی دعوت دی اور پھر جامعہ احمدیہ چناب نگر کے قادیانی پرنسپل نے احمدیت قبول کرنے پر مجھے مبارک دی اور میں نے کہا کہ غلط ہے۔ میرا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کہ قادیانی عورتیں پردہ کرتی ہیں۔ ان کے یہ اخلاق ہیں علماء سختی کرتے ہیں۔ وغیرہ! آپ نے ان باتوں سے کسی کی تردید نہیں فرمائی۔

۲:...... محترمی! سوچئے، بار بار سوچئے کہ ختم نبوت کے کاز پر کام کرنے والوں کو یہ معلوم ہوا کہ ہماری اسلامک یونیورسٹی کے تحت دعوت کا کام کرنے والی اکیڈمی کے طلباء کے قادیانی مرکز کے دورہ سے یہ مفاسد پیدا ہوتے ہیں، تو ہم نے کسی کو خط نہیں لکھا۔ اخبار میں نہیں دیا۔ قومی اسمبلی میں سوال نہیں اٹھوایا۔ دعوۃ اکیڈمی باڈی کو شکایت نہیں کی۔ اس کو اسلام آباد کی مساجد میں موضوع بحث نہیں بنایا۔ بلکہ براہ راست آپ سے معاملہ کے حل کے لئے وفد ملا۔ اس سے آپ کی گفتگو نے ہمارے لئے رازداری کے سب دروازے بند کر دیئے۔ اب ہمارے پاس آپ کے طرز کے بعد چارہ نہ رہا کہ ہم اس معاملہ کو آگے لے جائیں۔ پھر بھی احتیاط کی۔ اکیڈمی کی پوری باڈی کو باخبر کرنے کی بجائے، صرف ڈائریکٹر صاحب یا اپنی دینی قیادت جن کی مدد کی کل اس

معاملہ میں ہمیں ضرورت پڑ سکتی ہے۔ یا اسمبلی میں لے جانے کے لئے اخبار کا حوالہ درکار ہوگا۔ اس ضرورت کے لئے محدود خطوط لکھے۔ لیکن یہ سب کچھ آپ کے وفد سے طرز عمل کے بعد ہوا۔ اب بھی اس کی ذمہ داری آپ مجھ پر ڈالتے ہیں۔ تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے انصاف کی یہ توقع نہ تھی۔

۳:...... آپ کے والا نامہ میں ہے کہ فقیر کا بھی ایک موقع پر ان کورس کے ائمہ سے چناب نگر میں خطاب ہوا۔

محترمی! ان موخرالذکر دو امور کو لیں۔ مسیحی و یہودی حضرات اپنے اپنے دور کے سچے نبیوں کے امتی کہلاتے ہیں۔ قادیانی خود بھی جھوٹے ان کا بانی بھی جھوٹا۔ ان کے علیحدہ علیحدہ احکام کو ایک قرار دینا آپ ہم سب کے لئے قابل غور ہے۔ پھر فقیر کے خطاب کا تذکرہ کرنا، مجھے قطعاً آپ سے توقع نہ تھی کہ آپ اس معاملہ کو خلط کرنے کی عمداً کوشش کریں گے۔ قادیانیوں سے آپ کا وقت طے تھا۔ ہمارے پاس ناگہانی طور پر تشریف لائے۔ نماز پڑھی، مسجد کے صحن میں مجھے حکم فرمایا گیا کہ یہ طلبا آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ پھر آپ کی اکیڈمی کے ان طلبا کرام نے وہی سوالات کئے۔ قادیانی مربی نے یہ کہا، اس کا کیا جواب ہے؟ اس سوال کا کیا جواب ہے؟ فقیر نے ان کے ان سوالات کے جوابات عرض کئے۔ وہ ناگہانی ایک مجلس سوالات و جوابات کی منعقدہ ہوگئی۔ کوئی طے شدہ خطاب نہیں تھا۔ قادیانیوں کے پاس طے شدہ پروگرام کے تحت اور دوسری جگہ ناگہانی تشریف لے جانا ہیں تفاوت، بھی آپ کی توجہ چاہتا ہے؟

۴:...... آپ کو یاد ہوگا کہ فقیر نے بار بار، سوال کرنے والے حضرات سے کہا کہ آپ دعوۃ اکیڈمی میں پڑھ رہے ہیں علماء کرام ہیں آپ یہ سوال مجھ سے کیوں فرماتے ہیں؟ خود کیوں جواب نہیں دیتے۔ کیا یہ اس کی دلیل نہیں کہ اکیڈمی میں قادیانیت کے متعلق اتنی بھرپور تیاری کرائی گئی ہوتی تو وہ شرکاء یہ سوال کیوں کرتے؟ آپ اس پر توجہ فرمائیں۔ کیا یہ ہمارے موقف کی دلیل نہیں کہ آپ اپنے ان شرکاء کو تیاری کے بغیر قادیانیوں کے سامنے جا کر بٹھا دیتے ہیں اور پھر وہ شرکاء قادیانیوں کے لیکچر سننے کے بعد قادیانی لیکچرار سے زبانی سوال بھی نہیں کرسکتے۔ صرف تحریری، اور پھر ان تمام سوالات کے جواب بھی ضروری نہیں کہ قادیانی دیں، ان کی مرضی پر ہے اور یہ وہ قادیانی حربہ ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے سامنے اختیار کیا اور آج تک ہر قادیانی اپنے مذعومہ نبی کی سنت پر عمل پیرا ہے کہ سامعین کو پتہ ہی نہ چلے کہ کیا سوال ہوا؟ یا اس کا جواب بھی ہے یا نہیں؟

محترمی! قادیانیوں سے ہوکر ختم نبوت کے مرکز آتے۔ قادیانیوں کے اعتراضات کے شرکاء کو جوابات مل جاتے۔ اب طریقہ آپ نے بدل دیا کہ ختم نبوت کے مرکز کے بعد قادیانیوں کے لیکچرار اور مطالعاتی دورہ کے لئے جاتے ہیں تاکہ قادیانی اعتراضات کے جوابات کا بھی موقع نہ رہے۔

۵:...... آپ نے تحریر فرمایا کہ آپ کے کورس کے شرکاء میں سے کسی نے اپنے رفقاء کے سامنے تفصیلی تقریر کردی اور یہ کہ نبی کا نام مفرد ہوتا ہے مرکب نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا: اس دلیل کی ضرورت نہیں۔

محترمی! آپ کو حق ہے جو آپ فرمائیں لیکن جس آپ کے شاگرد نے یہ بات کہی صحیح کہی اور یہ ان کی بات نہیں بلکہ مولانا پیر سید جماعت علی شاہ مرحوم و مغفور علی پور سیداں والوں کی ہے جو مرحوم نے مرزا کی زندگی میں لاہور میں فرمائی۔ اس کا جواب دیئے بغیر مرزا قادیانی تو چلتا بنا۔ اب قادیانی کہتے ہیں کہ اسما اور ایل دو مرکب ہیں حالانکہ پوری کائنات میں عرفاً اسماعیل مفرد کے طور پر اس وقت تک ذکر ہوتا ہے۔ پھر قادیانی دجل کہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے پورے استدلال کو نقل نہیں کرتے کہ غلام احمد مضاف، مضاف الیہ کو ملا کر ایک نام بنایا گیا۔ جو قادیانیوں نے مثال دی اس میں یہ شرط مفقود ہے۔ مضاف مضاف الیہ کے علاقے کے ہوتے دو نام ایک ہوکر نبی کا نام بنے ہوں، ایسا تاریخ میں کبھی نہیں ہے۔ باقی رہا قادیانی دجل کا کمال کہ خود مرزا قادیانی، حضرت امام بخاری کا نام محمد اسماعیل بخاری لکھتا ہے۔ جس کی جہالت کا یہ عالم ہو اس کے لئے پیر جماعت علی شاہ مرحوم کی دلیل پر تیغ پا ہوتا اگر خیال میں ہوتا اور یہ کہ پیر صاحب مرحوم امت کے محسن اور بڑے فاضل بزرگ تھے تو اس کا ارتکاب نہ کیا جاتا۔ معافی چاہتا ہوں کہ میرا عریضہ طویل ہو رہا ہے۔ ہمیشہ سوال مختصر اور جوابات میں تفصیل تو ہوا ہی کرتی ہے۔

۶:...... محترمی (۱) قادیانی مسیحیت یا یہودیت کی طرح مذہب نہیں۔ قادیانیت، رحمت عالم ﷺ کے باغیوں کا گروہ ہے۔ مسیحی، مسیحیت کی مسیحیت کے نام پر، یہودی، یہودیت کے نام سے تبلیغ کرتے ہیں۔ قادیانی اپنے کفر قادیانیت کو اسلام کے نام پھیلاتے ہیں۔ یہ فرق ملحوظ خاطر رہے۔ (۲) قادیانی پاکستانی پارلیمنٹ، سپریم کورٹ آف پاکستان اور آئین پاکستان سے بغاوت کے مرتکب ہیں۔ آئین پاکستان کے باغی گروہ سے آپ کی اکیڈمی کے طلبا کو لیکچر سننے کا موقع فراہم ہوتا۔ (۳) پورے ملک کا کوئی اسکول، کالج، یونیورسٹی اور ادارہ اپنے طلبا کو آئین پاکستان کے باغیوں کے دروازے پر نہیں لے جاتا۔ آپ ایسا کرتے ہیں تو یہ آپ کے لائق غور و فکر ہے۔ پورے جمہور کی رائے کے علی الرغم آپ کا اقدام ہے۔ (۴) قادیانی لیکچرار کے سامنے آپ کی ائمہ کلاس کا خاموشی سے لیکچر سننا، پھر آپ کی اس کلاس کی تصاویر کو

اپنے مقاصد کے لئے قادیانیوں کا استعمال کرنا، آپ نے کبھی ٹھنڈے دل سے اس کے نتائج وعواقب پر کاش غور فرمایا ہوتا تو ہمیں شکایت زبان پر نہ لانا پڑتی۔

۷:......محترمی! تمام تر بحث آپ کے وفد سے ملاقات کے وقت طرز عمل سے پیدا ہوئی۔ یقین فرمایئے کہ میں کسی مفسد ذہن کے ہاتھوں نہیں کھیل رہا۔ یہ آپکی سراسر فقیر پر سفید الزام تراشی ہے۔ آپ کے احترام میں فقیر آپ کے کسی تعلق والے سے کم نہیں۔ مجھے آپ کے ادارہ کا، آنجناب کی ذات اور منصب کا جتنا بے پناہ احترام ہے اس سے کہیں زیادہ آپ سے شکایت ہے کہ آپ نے مطالعاتی دورہ کا فیصلہ کرتے وقت ایک پہلو کو سامنے رکھا اور اب اس پر بے جا اصرار اور لایعنی، فضول من گھڑت دلائل سے معاملہ گھمبیر بنا رہے ہیں۔ فقیر کا پہلا خط ایک اخبار اور ہمارے ایک دینی رسالہ میں شائع ہوا۔ آپ کا یہ خط اور اس کا جواب کچھ مدت تک کہیں شائع نہیں ہوگا تاکہ آپ کو اصلاح کا موقع مل سکے۔

توجہ فرمایئے! بار بار درخواست ہے کہ اس ناروا فیصلہ کو واپس لیجئے۔ اپنے اس خط کی کاپی ان حضرات کو ارسال کر رہا ہوں جنہیں آپ نے خط ارسال فرمایا۔ مثبت جواب کے لئے سراپا انتظار ہوں تاکہ معاملہ یہیں پر اصلاح پذیر ہوجائے۔ ذاتی طور پر فقیر کا کوئی جملہ کبیدگی کا باعث بنا ہو تو اس پر معذرت قبول فرمایئے۔ جہاں تک نفس قضیہ کا تعلق ہے۔ اس پر بڑی شدت سے قائم ہوں کہ یہ ایمان کا تقاضہ ہے۔ محمد عربی ﷺ کے دشمنوں سے اظہار برأت کی بجائے لیت ولعل سے کام لینا، لیپا پوتی کرنا ایمانی غیرت کے منافی سمجھتا ہوں۔

محتاج دعا: آپ کا فقیر اللہ وسایا، ملتان

مورخہ ۲۲ر جولائی ۲۰۱۵ء مطابق ۵ر شوال ۱۴۳۶ھ بروز بدھ۔

ان خطوط کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب کے حکم پر ایک ہنگامی مشاورتی اجلاس طلب کیا گیا ملاحظہ فرمائیں۔

(رپورٹ: قاری عبدالوحید قاسمی)

ان ارید الا الاصلاح و ما توفیقی الا باللہ

آج 28 جولائی 2015ء کو صبح 10 بجے جامع حقانیہ F-8 اسلام آباد میں مولانا قاری محمد احسان اللہ صاحب کے ہاں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف کے حکم پر مشاورتی اجلاس طلب کیا گیا جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب، حضرت مولانا محمد نذیر فاروقی صاحب، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا حسن فاروقی اور مولانا قاری احسان اللہ ہزاروی صاحب موجود تھے۔ اجلاس میں دعوۃ اکیڈمی اور قادیانیت نوازی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کے خطوط و جوابی خطوط کے حوالے سے قاری عبدالوحید قاسمی نے تفصیلاً بریفنگ دی۔ سابقہ ملاقات مصباح الرحمٰن یوسفی اور اس کے رویے پر غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ آج ہی اس کے حوالے سے دعوۃ اکیڈمی کے ڈی جی صاحب سے ملاقات کر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا پیغام پہنچایا جائے اور اسلام آباد کے علماء کرام کی تشویش سے مطلع کیا جائے۔ علماء کرام نے دعوۃ اکیڈمی فیصل مسجد کے آفس میں ڈی جی جناب سہیل حسن صاحب سے ملاقات کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے خدشات سے مطلع فرمایا اور کہا کہ ہم نے ان دونوں دینی اداروں اسلامی یونیورسٹی اور دعوۃ اکیڈمی کو خلفشار انتشار سے بچانے کے لئے کوئی سخت اقدام نہیں اٹھایا حالانکہ آپ کو معلوم ہے عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی فتنہ بڑا حساس معاملہ ہے، اس لئے آپ اس حوالے سے فی الفور کوئی قدم اٹھائیں اور اس طرح کی قادیانیت نوازی کا سد باب ہونا چاہئے۔ اس پر ڈی جی اکیڈمی صاحب نے تحمل سے تمام تفصیلات سنیں اور کہا کہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا بھی تفصیلاً لکھا گیا خط مجھے ملا اس پر غور کیا گیا اور سعودی حکومت کی طرف سے ہمیں خط موصول ہوا تھا اس حوالے سے تو ہم نے فیصلہ کیا کہ آئندہ مطالعاتی دورہ قادیانیوں کے حال چناب نگر نہیں ہوا کرے گا۔ دوسرا ہم نے مصباح الرحمٰن یوسفی کو اس ائمہ کورس سے بھی الگ کر دیا ہے باقی معاملات زیر غور ہیں۔ تمام علماء کرام نے ڈی جی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانی سازشوں سے ملت اسلامیہ کو آگاہ کرنا ہم سب کا مشترکہ فرض ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم سب کے اکابرین نے اس مسئلے کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں ہمیں اس کا دفاع کرنا ہوگا آئندہ ہمارے ائمہ کورس کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی سازشوں کے حوالے سے آگاہ کرنے کے لئے آپ ہمیں اپنے بزرگوں کے نام لکھوا دیں ہم گاہے بگاہے ان کو بلا کر اس حوالے سے اپنے کورس کے شرکاء ائمہ کو مستفید کرائیں گے۔ ان شاء اللہ!

اس کے بعد ملاقات ختم کر کے ہم واپس آئے اس معاملے میں کامیابی حقیقت میں ختم نبوت کی برکت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا خلوص اور جذبہ تھا اللہ ہم سب کو اس کام کے لئے قبول فرمائے آمین۔

آخر میں ہم تمام تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں خصوصاً اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد و دعوۃ اکیڈمی سے گزارش کریں گے کہ وہ اپنے اپنے اداروں میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کہیں

کوئی قادیانی یا قادیانی نواز ہمارے اداروں میں دعوۃ اکیڈمی کی طرح ہمارے طلبا اور طالبات پر شب خون تو نہیں مار رہا اور یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ہم کسی بھی ادارے اور کسی بھی جگہ قادیانی اور قادیانیت نوازوں کی کسی سازش کو کسی صورت برداشت نہیں کریں گے اس قسم کی ان کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے، ان شاء اللہ۔ یہ کوئی سیاسی یا مسلکی یا علاقائی مسئلہ نہیں یہ ہمارے دین ایمان کا مسئلہ ہے۔

اس سلسلہ میں ہم حکومت اور اسلامی یونیورسٹی کے صدر اور دعوۃ اکیڈمی کے ڈی جی سے مطالبہ کریں گے کہ اس معاملہ کی مکمل تحقیق کی جائے۔ یہ اس کا مکمل حل نہیں ہے کہ یوسفی صاحب کو ایک جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ اس دعوۃ اکیڈمی میں تعین کیا جائے۔ بلکہ اس کو اکیڈمی سے فی الفور ہٹا کر سزا دی جائے اس لئے کہ جس شخص میں قادیانی جرثومے داخل ہو جائیں اس کا نکلنا جلدی مشکل ہوتا ہے تحقیقات کی جائے۔ ملوث افراد کو بے نقاب کیا جائے اسلامی یونیورسٹی اور دعوۃ اکیڈمی میں قادیانیوں کا داخلہ بند کیا جائے۔ اسلامی یونیورسٹی اور دعوۃ اکیڈمی اور تمام تعلیمی اداروں میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت فتنہ قادیانیت کو نصاب میں شامل کیا جائے۔ حکومت قادیانیت کو آئین و قانون کا پابند بنائے، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔

سوات آپریشن ضرب عضب اور کراچی آپریشن کی طرح چناب نگر میں بھی آپریشن کیا جائے، جہاں اسلحہ کے ڈپو اور دہشت گرد موجود ہیں اور ریاست کے اندر ریاست ہے۔ تمام عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منتظر ہیں حکومتی اقدام اور اسلامی یونیورسٹی دعوۃ اکیڈمی اور تمام تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں کے وہ عشق مصطفیٰ کا ثبوت دے کر ان قادیانیوں اور قادیانیت نوازوں کے خلاف اپنی اپنی آئینی ایمانی تقاضوں کو پورا کریں۔

الحمد للہ! دیوبندی مشرب سے تعلق رکھنے والے ہر عالم دین باطل کے لئے سیف بے نیام ہوتا ہے تاریخ اسکی گواہ ہے کیونکہ علماء حق کا یہی طرۂ امتیاز ہے۔ حق گوئی وبے باکی علماء دیوبند کو ورثہ میں ملی ہے جو حق چھپاتے ہیں۔ دُنیا کماتے ہیں۔ کتمان علم کرتے ہیں وہ علماء سُوء کہلاتے ہیں جن کے بدنما داغ سے کاروان حق کی مقدس جبین محفوظ ہے۔ الحمد للہ!

محمد ﷺ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اگر ہو اس میں کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

....

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

☆☆.........☆☆

پاکستان کیوں حاصل کیا گیا اور اب تک کیا ہوا؟

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ

ماضی قریب میں متحدہ ہندوستان میں ہم نے یہی نعرے لگائے کہ مسلمانوں کے لئے ایک مستقل جداگانہ سرزمین کی اس لئے ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نفاذ کے لئے اسلام کی حکومت قائم ہو اور سر سے پیر تک اسلامی معاشرے کی تشکیل ہو، اس موقع پر ہم نے بڑے بلند و بانگ دعوے کئے تھے کہ حق تعالیٰ کے قوانین عدل کا اجراء ہوگا، اسلامی شعائر کا احیاء ہوگا، اسلامی اتحاد کا خواب پورا ہوگا، اسی مقصد کے لئے جلسے کئے، جلوس نکالے، کوششیں کیں، قرار دادیں پاس کیں، جان و مال اور عزت و آبرو کی قربانیاں دیں، جو کچھ ہوا اور جو کچھ کیا اس کی تاریخ آپ کے سامنے ہے، بہر حال جدوجہد ٹھکانے لگی، حق تعالیٰ نے غلامی کے طویل دور کے بعد آزادی کی نعمت نصیب فرمائی اور ایک بڑی عظیم سلطنت عطا فرمائی۔ ۱۲ کروڑ کی قابل قدر، اطاعت شعار اور فرماں بردار رعیت عطا فرمائی جس نے کارخانے بنائے، کاروبار کو ترقی دی، مملکت کو آباد کیا، اس کو چار چاند لگائے، باہر کی دنیا میں اس کا وقار قائم کیا، مسجدیں بنائیں، مدرسے تعمیر کرائے اور اتنا کمایا کہ اپنے ٹیکسوں سے حکومت کے خزانوں کو معمور کیا، اور قوم کی محنتوں سے ملک کہاں سے کہاں پہنچا، ماضی و حال کی تاریخ آپ کے سامنے ہے، غرض دین و دنیا کی سعادتوں سے مملکت کو ہم کنار بنایا۔

لیکن جس بنیادی مقصد کا بار بار اعلان کیا جاتا تھا کہ اسلامی حکومت قائم ہوگی اور یوں عالم اسلام سے اتحاد ہوگا اس کے لئے حکمرانوں اور حکومتوں نے کیا کیا؟ اپنے وعدوں کو کہاں تک پورا کیا؟ یہاں کون کون سے اسلامی قوانین جاری ہوئے؟ کفر و الحاد کو کہاں تک ختم کیا گیا؟ اسلامی معاشرت قائم کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات کیے گئے؟ ان تمام سوالات کا جواب حسرت ناک نفی میں ملے گا۔ آخر امتحان کا یہ عبوری دور تھا، کون سی نعمت تھی جو حق تعالیٰ نے نہ دی ہو؟ کون سی فرصت تھی جو نہ ملی ہو؟ لیکن وا حسرتاہ...! کہ ربع صدی سے زیادہ عرصہ گزر گیا، مگر پاکستان کے مقصد وجود کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوا۔ کون سا وعدہ پورا کیا گیا؟ کون سی اسلامی عدالت قائم ہوئی؟ زانی اور شرابی کو کون سی سزا دی گئی؟ بداخلاقی کا کیا انسداد کیا گیا؟ ظلم، عدوان، رشوت ستانی، کنبہ پروری، بے حیائی و عریانی، سود خوری و بدمعاشی کو ختم کرنے کے لئے کون سا قدم اٹھایا گیا؟ بلکہ اس کے برعکس یہ ہوا کہ سود خوری، شراب نوشی، بداخلاقی اور بے حیائی کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی گئی بلکہ سرکاری ذرائع سے اس کی نشر و اشاعت میں بھی کوئی کسر باقی نہیں اٹھا رکھی گئی۔ ماہنامہ "بینات" کے صفحات میں ان دردناک داستانوں کو بار بار دہرایا گیا ہے۔ (بصائر و عبر، جلد ۱، ص ۱۹۰)

مرسلہ: سید مولانا زین العابدین، کراچی

قادیانی غیر مسلم

پارلیمنٹ کا تاریخ ساز فیصلہ

جناب محمد متین خالد

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ؐ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس بات پر ایمان ''عقیدۂ ختم نبوت'' کہلاتا ہے۔ ختم نبوت اسلام کا متفقہ، اساسی اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں شکوک وشبہات کا ذرا سی بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ سب سے اول نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکار ہمیشہ تاویلات اور جھوٹی باتوں کو بنیاد بنا کر دین اسلام میں تبدیلی وتحریف کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ منکرین ختم نبوت اپنی شپرہ چشمی کو آفتاب، کج فہمی کو دلیل، بکائن کو انگور، زہر کو امرت، ظلمت کو اجالا اور پیتل کو زر خالص تسلیم کروانے پر مصر رہے مگر امت مسلمہ نے دین اسلام میں ذرا سی بھی تبدیلی، تحریف یا کمی بیشی کو گوارا نہ کیا۔ بلکہ ہر قسم کے مشکل اور نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے دل وجان سے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی اور منکرین ختم نبوت کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ منکرین ختم نبوت ٹانک وائن کی بدمستی میں ختم نبوت کا چراغ پھونکوں سے بجھانے کی ناپاک سازشیں کرتے رہے مگر نور ایمان کے حامل مجاہدین ختم نبوت نے جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کے خلاف ناقابل فراموش سرفروشی اور جانثاری کے ایسے ایمان پرور مناظر پیش کیے جس سے نہ صرف حق کا سر بلند ہوا بلکہ منکرین ختم نبوت کو ان کے مکروہ عزائم سمیت ملیا میٹ کر دیا۔

29 مئی 1974ء کو ربوہ (حال چناب نگر) میں جو سانحہ پیش آیا، اس پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ ملک کے طول وعرض میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کا عوامی مطالبہ گونجنے لگا۔ 30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں مولانا شاہ احمد نورانی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کی قرارداد پیش کی جس پر مولانا مفتی محمود، مولانا عبدالمصطفی الازہری، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالحق، چوہدری ظہور الٰہی، شیر باز خان مزاری، مولانا محمد ظفر احمد انصاری، مولانا نعمت اللہ، سردار شوکت حیات، علی احمد تالپور اور رئیس عطاء محمد خان مری سمیت چالیس کے قریب ممبران اسمبلی نے دستخط کیے۔ اس قرارداد میں کہا گیا کہ قادیان کے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا۔ جہاد کو ختم کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانیت سامراج کی پیداوار ہے جس کا مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا ہے۔ قادیانی مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ لہٰذا اسمبلی مرزا قادیانی کے پیروکار قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر آئین پاکستان میں ضروری ترمیم کرے۔

5 اگست 1974ء کو صبح دس بجے اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خاں کی صدارت میں اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو، وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور مولانا کوثر نیازی سمیت پوری کابینہ نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد قادیانی جماعت کے وفد کو جس کی سربراہی قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کر رہا تھا، بلایا گیا۔ اسمبلی میں طے پایا گیا کہ کوئی رکن قومی اسمبلی براہ راست مرزا ناصر سے سوال نہ کرے بلکہ وہ اپنا سوال لکھ کر اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کو دے دے جو خود مرزا ناصر سے اس بارے میں دریافت کریں گے۔ دنیا کی تاریخ میں جمہوری نظام حکومت کا یہ واحد واقعہ ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ

کرنے کے بجائے قادیانی مذہب کے دونوں فرقوں (ربوی و لاہوری) کے سربراہوں کو اپنا اپنا موقف پیش کرنے کے لیے بلایا گیا۔ تعارفی کلمات کے بعد اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے قادیانی عقائد پر بحث شروع کی تو مرزا ناصر نے کہا کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 20 کے تحت ہر شہری کو مذہبی طور پر آزادیٔ اظہار حاصل ہے۔ آپ کسی پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ ایک شخص خود کو مسلمان بھی کہتا ہے اور اسلام کے بنیادی ارکان اور قرآن مجید کی متعدد آیات کا بھی منکر ہے تو کیا اس پر پابندی لگائی جاسکتی ہے؟ اس پر مرزا ناصر مختصر خاموشی کے بعد بولا کہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ہمیں غیرمسلم اقلیت قرار دے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ آپ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی قرار دیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم کسی کو کافر قرار نہیں دیتے۔ اس پر اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر کو اس کے دادا (آنجہانی مرزا قادیانی) اس کے والد (قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود) اور اس کے چچا (مرزا بشیر احمد ایم اے) کی متعدد تحریریں پڑھ کر سنائیں۔ ان حوالہ جات پر مرزا ناصر نہایت شرمندہ ہوا۔ پھر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ جب آپ کا نبی الگ، قرآن الگ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ الگ ہے تو پھر آپ خود کو مسلمان کہلوانے اور شعائر اسلامی استعمال کرنے پر بضد کیوں ہیں؟ اس پر مرزا ناصر کوئی جواب نہ دے سکا اور بے حد پریشان ہوا۔

ایک موقع پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے قادیانی خلیفہ مرزا ناصر سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس مرزا قادیانی کی تمام کتب موجود ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہاں! ہمارے پاس مرزا صاحب کی تمام کتب موجود ہیں۔ اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا ہے؟ مرزا ناصر نے کہا کہ 80 کے قریب ہیں۔ یحییٰ بختیار نے کہا کہ آپ نے ان 80 کتب کو روحانی خزائن کے نام سے شائع کیا۔ اس کے علاوہ ملفوظات دس جلدوں میں، مجموعہ اشتہارات تین جلدوں میں اور مکتوبات وغیرہ تین جلدوں میں شائع کیے۔ یہ ساری کتب ایک الماری کے دو شیلفوں میں آسکتی ہیں۔ مگر آپ کے مرزا صاحب نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے:

”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155، 156 از مرزا قادیانی)

اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ باقی کتب کہاں اور ان کے نام کیا ہیں؟ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ اتنی تعداد میں شائع ہوئیں کہ 50 الماریاں بھر جائیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ اگر آپ صرف ایک کتاب کو ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کر دیں تو اس سے سینکڑوں الماریاں بھر جائیں گی۔ مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ انگریز کی حمایت اور جہاد کی ممانعت کے سلسلہ میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ 50 الماریاں بھر جائیں۔ اس پر مرزا ناصر کوئی جواب نہ آیا۔

ایک اور موقع پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ آپ مرزا قادیانی کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ اس کے علاوہ آپ مرزا صاحب کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ کچھ نہیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں صراحتاً دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود ”محمد رسول اللہ“ ہے۔ اور آپ جب کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو محمد رسول اللہ نہیں مانتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ کیا آپ مرزا قادیانی کے دعویٰ محمد رسول اللہ کو جھوٹا مانتے ہیں؟ اس پر مرزا ناصر خاموش ہو گیا۔

جب اٹارنی جنرل نے مرزا قادیانی کی کتب سے گستاخانہ حوالہ جات پیش کیے تو ممبران اسمبلی غم و غصہ میں ڈوب گئے۔ بہرحال 13 روز کی طویل بحث اور جرح کے بعد مرزا ناصر نے نہ صرف اپنے تمام کفریہ عقائد و نظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ لایعنی تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ 5 اور 6 ستمبر کو اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے 13 روز کی بحث کو سمیٹتے ہوئے اراکین اسمبلی کو مفصل بریفنگ دی۔ ان کا بیان اس قدر مدلل، جامع اور ایمان افروز تھا کہ کئی آزاد خیال اور سیکولر ممبران اسمبلی بھی قادیانیوں کے عقائد و عزائم سن کر پریشان ہو گئے۔ چنانچہ 7 ستمبر 1974ء کو شام 4 بج کر 35 منٹ پر پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں فرقوں (ربوی ولاہوری) کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق (2)160 اور (3)260 میں اس کا مستقل اندراج کر دیا۔

قادیانی 1974ء سے لے کر اب تک یہ کہتے

چلے آ رہے ہیں کہ اگر یہ کارروائی شائع ہو جائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہو جائے گا۔ قومی اسمبلی کی یہ کارروائی اب اوپن ہونے سے قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو گیا۔ لیکن حیرت ہے کہ اس خبر سے قادیانیوں کے ہاں صفِ ماتم بچھ گئی ہے۔ کیونکہ اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار مرحوم نے ایک سوال پر کہ ”قادیانیوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ روداد شائع ہو جائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہو جائے گا۔“ کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ ”سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یہ کارروائی ان کے خلاف جاتی ہے۔ ویسے وہ اپنا شوق پورا کر لیں، ہمیں کیا اعتراض ہے۔ ان دنوں ساری اسمبلی کی کمیٹی بنا دی تھی اور کہا گیا تھا کہ یہ ساری کارروائی سیکرٹ ہوگی تاکہ لوگ اشتعال میں نہ آئیں۔ میرے خیال میں اگر یہ کارروائی شائع ہو گئی تو لوگ قادیانیوں کو ماریں گے۔“ (انٹرویو نگار منیر احمد منیر ایڈیٹر ”ماہنامہ آتش فشاں“ لاہور، مئی 1994ء)

سابق اٹارنی جنرل اور معروف قانون دان جناب یحییٰ بختیار نے جس لگن، جانفشانی اور قانونی مہارت سے امت مسلمہ کے اس نازک اور حساس کیس کو لڑا، قادیانی شاطر سربراہوں پر طویل اور اعصاب شکن جرح کے بعد جس طرح ان سے ان کے عقائد وعزائم کے بارے میں سب کچھ اگلوایا، بلکہ اعتراف جرم کروایا، وہ انہی کا حصہ ہے جس پر وہ صد ستائش کے مستحق ہیں۔ بلاشبہ ان کی یہ خدمت سنہرے حروف سے لکھی جانے کے قابل ہے۔ لیکن اس کے برعکس قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کارروائی کے نتیجہ میں قومی اسمبلی کا کوئی ایک رکن بھی قادیانی نہیں ہوا۔ کسی رکن قومی اسمبلی نے کارروائی کا بائیکاٹ نہیں کیا۔ کسی رکن قومی اسمبلی نے اجلاس سے واک آؤٹ نہیں کیا۔ کسی رکن قومی اسمبلی نے قادیانیوں کی حمایت نہیں کی۔ اس کے برعکس نہ صرف تمام ارکان نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا بلکہ قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کی ٹیم میں شامل ایک معروف قادیانی مرزا سلیم اختر چند ہفتوں بعد قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ حالانکہ قادیانی خلیفہ مرزا ناصر پوری ٹیم کے ساتھ مکمل تیاری سے بڑی خوشی سے قومی اسمبلی گیا۔ اس کے اسمبلی کے اندر داخل ہونے کا انداز بڑا فاتحانہ، متکبرانہ اور تمسخرانہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ میں تاویلات اور شکوک و شبہات کے ذریعے اسمبلی کو قائل کر لوں گا، مگر بری طرح ناکام رہا۔ قادیانی قیادت نے قومی اسمبلی کے تمام اراکین میں 180 صفحات پر مشتمل کتاب ”محضر نامہ“ تقسیم کی جس میں اپنے عقائد کی بھرپور ترجمانی کی۔ اس کتاب کے آخری صفحہ پر ”دعا“ کے عنوان سے لکھا ہے: ”دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے معزز ارکان اسمبلی کو ایسا نور فراست عطا فرمائے کہ وہ حق وصداقت پر مبنی ان فیصلوں تک پہنچ جائیں جو قرآن وسنت کے تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔“ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر قادیانیوں کی دعا قبول ہوئی تو وہ قومی اسمبلی کا یہ فیصلہ قبول کیوں نہیں کرتے؟ اور اگر دعا قبول نہیں ہوئی تو وہ جھوٹے ہیں۔

قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ قومی اسمبلی کی اس کارروائی کو ان کیمرہ، خفیہ کیوں رکھا گیا۔ یہ کارروائی اخبارات میں روزانہ کیوں شائع نہ ہوئی؟ اس سوال کا جواب قومی اسمبلی کے اس وقت کے سپیکر جناب صاحبزادہ فاروق علی خان نے اپنے ایک انٹرویو میں دیتے ہوئے کہا:

”بحث اور کارروائی کے دوران ایسی باتوں کے پیش آنے کا بھی امکان تھا کہ اگر منظر عام پر آئیں تو مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچ سکتی تھی۔ قادیانی فرقوں کے رہنماؤں کو بھی بلانا تھا۔ ان کا نکتۂ نظر بھی سننا تھا۔ ظاہر ہے وہ جو کچھ کہتے، مسلمانوں کو ہرگز اتفاق نہ ہوتا۔ لہٰذا کارروائی خفیہ ہی رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ناموس رسالت کا مسئلہ نازک اور حساس ہے۔ مسلمان جان بھی قربان کر دینا ایک انتہائی معمولی بات سمجھتا ہے، لہٰذا کسی بھی خطرناک جذباتی صورتحال سے بچنے کے لیے اس کارروائی کو خفیہ رکھنا ہی مناسب تھا۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ امت کو جو والہانہ عشق ہے، اس کو زبان وقلم سے بیان کرنا ناممکن ہے۔ اس خفیہ بحث کا فیصلہ کھلا تھا اور اس فیصلے سے ملت اسلامیہ آج تک مطمئن ہے۔“ (قومی اسمبلی کے سابق سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان سے اختر کاشمیری صاحب کا انٹرویو روزنامہ ”جنگ“ ”جمعہ میگزین“ 3 تا 9 ستمبر 1982ء)

قادیانیوں کا موقف ہے کہ یہ ایک یکطرفہ فیصلہ تھا۔ قادیانیوں کی یہ بات لاعلمی اور تعصب پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جمہوری نظام حکومت میں کوئی بھی اہم فیصلہ ہمیشہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ لیکن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کا فیصلہ شاید دنیا کا واحد اور منفرد واقعہ ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کرنے سے پہلے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو پارلیمنٹ میں آ کر اپنا نکتۂ نظر پیش کرنے کے لیے بلایا۔ جہاں اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے اس پر، قادیانی کفریہ عقائد کے حوالہ سے جرح کی۔ مرزا ناصر نے اپنے تمام عقائد ونظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ لہٰذا ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے 13 دن کی طویل بحث وتمحیص کے بعد آئین میں ترمیم کرتے ہوئے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا لیکن قادیانیوں نے حکومت کے اس فیصلہ کو آج تک تسلیم نہیں کیا بلکہ الٹا وہ مسلمانوں کا تمسخر اڑاتے ہیں اور انہیں سرکاری مسلمان ہونے کا طعنہ دیتے

ہیں۔ وہ خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اس وقت اراکین اسمبلی کی اکثریت زانی اور شرابی تھی۔ انھیں کوئی حق حاصل نہ تھا کہ وہ ایسا فیصلہ کرتے۔ قادیانیوں سے پوچھنا چاہیے کہ انہوں نے اس وقت اسمبلی کا بائیکاٹ کیوں نہ کیا؟ کیا انہیں وہاں زبردستی لے جایا گیا تھا؟ حالانکہ وہ تو وہاں گئے ہی اس لیے تھے کہ قومی اسمبلی جو بھی فیصلہ کرے گی، ہمیں قبول ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ اگر قادیانیوں کو پارلیمنٹ غیر مسلم اقلیت قرار دے تو وہ زانی اور شرابی، اگر سپریم کورٹ انہیں کافر قرار دے تو یہ کہنا کہ یہ تو انگریزی قانون پڑھے ہوئے ہیں، انھیں شریعت کا کیا علم؟ اور اگر علمائے کرام انہیں غیر مسلم کہیں تو یہ اعتراض کہ ان کا تو کام ہی یہی ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 20 کے تحت ہر شہری کو مذہبی طور پر آزادی اظہار ہے۔ آپ کسی پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ (نعوذ باللہ) قرآن مجید میں نئے حالات کے مطابق تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اس میں سے کئی آیات خارج کر دی گئی ہیں اور کئی آیات شامل کر دی گئی ہیں اور پھر وہ اس نئے قرآن کی تبلیغ و تشہیر بھی کرے تو کیا اس شخص پر پابندی لگنی چاہیے یا نہیں؟ اگر وہ یہ کہے کہ مجھے آئین کے تحت آزادی اظہار ہے تو کیا اسے یہ اجازت دینی چاہیے؟ پاکستان بلکہ دنیا بھر میں ہر شخص کو کاروبار کی مکمل آزادی ہے مگر ہیروئن اور منشیات وغیرہ فروخت کرنا سختی سے منع ہے۔ کیا یہ آزادی پر پابندی ہے؟ آزادی چند حدود و قیود کے تابع ہوا کرتی ہے۔ آپ اپنا ہاتھ ہلانے میں آزاد ہیں، جب اور جس طرح چاہیں، اسے ہلا سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کے ہاتھ ہلانے سے کسی دوسرے کا چہرہ زخمی ہوتا ہے تو پھر اس کی آزادی کہاں گئی؟ لہٰذا آزادی ایک حد تک ہے۔ آزادی بے لگام یا شتر بے مہار ہو جائے تو معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ سر عام اور مسلسل شعائر اسلامی استعمال کرتے ہیں۔ غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنی عبادت گاہ کو مسجد، مرزا قادیانی کو نبی اور رسول، مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین، مرزا قادیانی کے دوستوں کو صحابہ کرام، قادیان کو مکہ مکرمہ، ربوہ کو مدینہ، مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث مبارکہ، مرزا قادیانی پر اترنے والی نام نہاد وحی کو قرآن مجید اور محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ چنانچہ 26 اپریل 1984ء کو حکومت نے مسلمانوں کے پرزور مطالبہ پر امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے قانوناً روکا گیا۔ اس آرڈیننس کے نتیجہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کے تحت کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا، اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر نہیں کر سکتا اور شعائر اسلامی وغیرہ استعمال نہیں کر سکتا۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ 3 سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ قادیانیوں نے اپنے خلیفہ مرزا طاہر کے حکم پر آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پورے ملک میں شعائر اسلامی کی توہین کی اور آرڈیننس کے خلاف ایک بھرپور مہم چلائی۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان کے اکثر شہروں میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہوئی۔ قادیانی قیادت نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں قرار دیا کہ قادیانیوں پر پابندی بالکل درست ہے۔ اس کے بعد قادیانیوں نے چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس میں چیلنج کیا، یہاں پر بھی عدالتوں نے دونوں طرف کے دلائل سننے کے بعد قرار دیا کہ آرڈیننس بالکل قانون کے مطابق ہے۔ قادیانیوں کو آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم کرتے ہوئے شعائر اسلامی استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔

آخر میں قادیانیوں نے ان تمام فیصلوں کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ ہمیں آئین کے مطابق آزادی کا حق حاصل ہے، لیکن ہمیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا عدالت تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کو کالعدم قرار دے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔ دونوں طرف سے دلائل دیے گئے۔ قادیانیوں کی اصل کتابوں سے متنازعہ ترین حوالہ جات پیش کیے گئے۔ اس کے بعد سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلہ (ظہیر الدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718) میں قرار دیا کہ کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ اپنے مذہب ہی کی تبلیغ کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ سزا اور جرمانے کا مستوجب ہوگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ جج صاحبان کسی دینی مدرسہ یا اسلامی دارالعلوم کے استاد نہیں تھے بلکہ انگریزی قانون پڑھے ہوئے تھے۔ ان کا کام آئین و قانون کے تحت انصاف مہیا کرنا ہوتا ہے۔ فاضل جج صاحبان کا یہ بھی کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں جبکہ دھوکا دینا کسی کا بنیادی حق نہیں ہے اور نہ اس سے کسی کے حقوق یا آزادی ہی سلب ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ قادیانی آئین میں دی گئی اپنی حقیقت کو ماننے سے انکاری ہیں اور سپریم کورٹ کے فیصلے کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اس صورتحال میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائے تاکہ ملک بھر میں کہیں بھی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا نہ ہو۔ ☆☆

قادیانی محاذ پر ایک اور شاندار کامیابی

ڈاکٹر دین محمد فریدی

۲۶؍جون ۲۰۱۲ء کو رات دس بجے کے قریب جب اپنے معمولات سے فارغ ہوکر آرام کے لئے لیٹا تو موبائل پر گھنٹی بجی، موبائل آن کیا تو نمبر میرے لئے نیا تھا، آواز آئی کہ میں چک نمبر ۵ تحصیل منکیرہ سے محمد اقبال بول رہا ہوں (میں چونک اٹھا کہ یااللہ خیر، کیونکہ اس چک میں کئی بااثر گھر قادیانیوں کے ہیں۔ مگر وسائل اجازت نہیں دیتے کہ اس دور دراز چک میں بغیر واقفیت کے جاؤں، انہوں نے اپنی عبادت گاہ بھی مسجد کے طرز پر بنا رکھی ہے، یہ معلومات مجھے تھیں مگر راستہ نہیں مل رہا تھا) بہرحال میں نے پوچھا کہ کیوں فون کیا؟ انہوں نے کہا کہ منصور نامی قادیانی ہمیں تین دن سے قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے، آج شام ساڑھے چھ بجے ہماری اچھی خاصی تلخ کلامی کے بعد ہاتھا پائی بھی ہوئی، ہمیں آپ کا تعاون درکار ہے۔ میں نے کہا: اب آرام کرو اور صبح میرے پاس چلے آؤ۔ صبح ۲۷؍جون ۲۰۱۲ء کو محمد اقبال، عمران یحییٰ اور محمد اختر تین نوجوان پہنچے۔ حالات لئے، سارا دن جوڑ توڑ میں گزرا، چونکہ یہ نوجوان چک کے غریب برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ قادیانی زمیندار اور بااثر تھا۔ خانقاہ سراجیہ حضرت پیرومرشد خواجہ خلیل احمد مدظلہ سے رہبری چاہی، آپ نے فرمایا کہ: "اللہ بھلی کرے گا، نوجوانوں کی سرپرستی کرو۔"

۲۸؍جون ۲۰۱۲ء کو اللہ کے بھروسے پر نوجوانوں سے بیان حلفی لے کر خود مدعی بنا اور ان کو بطور گواہ بنایا۔ ڈی پی او بھکر کو درخواست گزاری۔ معلوم ہوا کہ قادیانیوں نے بھی ڈی پی او سے رابطہ کرکے کہا کہ منصور قادیانی کو اقبال وغیرہ نے مارا پیٹا ہے، جب بندہ نے ان نوجوانوں کو لے کر ڈی پی او کی خدمت میں درخواست مقدمہ پیش کی تو ڈی پی او نے کہا: فریدی صاحب! انہوں نے منصور قادیانی کو بُری طرح پیٹا ہے، آپ درخواست بھی اسی کے خلاف دے رہے ہیں، میری ایمانی غیرت بھڑکی۔ میں نے ڈی پی او کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ دیہاتی لوگ ہیں، انہیں نماز کے مسائل بھی صحیح نہیں آتے، مسلمان ہیں، قادیانیت کو کفر سمجھتے ہیں، یہ منصور قادیانی ان کو قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ کہتا ہے، مرزا کے مہدی ہونے کے دلائل دیتا ہے، دیہاتیوں کے پاس ان دلائل کا جواب گھونسا ہے، اس کے دلائل لینے ہیں تو میرے ساتھ بات کرے، بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ نہ کرے، ان نوجوانوں نے منصور قادیانی کو پیٹا ہے، وہ کیوں؟ وہ ان کے سامنے قادیانیت کو سچا اور اسلام کو جھوٹا ثابت کرتا ہے۔ یہ آئین کی خلاف ورزی ہے، میرا مطالبہ ہے کہ اس کے خلاف ۲۹۸-سی کا مقدمہ قائم کیا جائے۔ ڈی پی او نے چند لمحے میری بات پر غور کیا اور تھانہ منکیرہ کے ایس ایچ او کو تفتیش کے لئے مارک کیا۔

۲۹؍جون ۲۰۱۲ء کو بندہ تھانہ منکیرہ پہنچا اور منکیرہ کے علماء کرام سے رابطہ کیا وہ بھی تھانے آگئے۔ ایس ایچ او منکیرہ نے گاڑی بھیج کر فوراً منصور قادیانی کو طلب کرلیا، تھانہ میں گفتگو ہوئی، منصور قادیانی نے اعتراف کرلیا کہ میں نے مذہبی بحث کی مجھ سے غلطی ہوئی، میں معافی مانگتا ہوں۔ منکیرہ کے دو تین مولوی اس کی عاجزی پر نرم ہوئے کہ اسے معاف کردیا جائے، میں نے فوراً اپنے پیرومرشد خواجہ خلیل احمد مدظلہ سے رابطہ کیا۔ منصور قادیانی کو معاف کردیا جائے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: اسے قانون کے حوالے کرکے معاملہ اللہ پر چھوڑ دو، یہ معافی کے قابل نہیں، میں نے عرض کیا کہ متعلقہ مولوی کو سمجھائیں۔ میرے مرشد نے اس مولوی سے بات کی اس کو سمجھ آگئی اور منصور قادیانی کے خلاف ۲۹۸-سی کا پرچہ درج ہوا۔ سول جج کی عدالت میں پیش ہوا اور تین دن کے ریمانڈ کے بعد میانوالی جیل بھیج دیا گیا۔ درخواست ضمانت سول جج منکیرہ سے خارج ہوئی۔ آخر بڑی مشکل سے ضمانت ہائیکورٹ سے ہوئی اور کیس شروع ہوا۔ مختلف مراحل سے گزر کر گواہیاں اور بندہ کا بیان ریکارڈ ہوا، یہاں میں یہ عرض کرنے میں بخل نہیں کروں گا کہ عاشق رسول وکیل ختم نبوت جناب عبدالجبار ہاشمی نے بے لوث مقدمہ لڑا، ہمیں رشک آتا ہے کہ ایسے عاشق رسول بھی وکیل موجود ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ آمین۔

۲۰؍مئی ۲۰۱۵ء کو جناب سول جج محمد افضل صاحب نے منصور قادیانی کو مجرم گردانتے ہوئے ایک سال قید اور مبلغ ۲۰ ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔ جیسے ہی عوام میں خبر پہنچی تو چاروں طرف سے اس عظیم فتح پر مبارکباد پہنچنا شروع ہوگئی۔ ☆☆

تحریکِ ختم نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

قسط:۴۱

سعود ساحر

اٹارنی جنرل محترم یحییٰ بختیار نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے مزید کہا:

''پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس ۱۱راگست ۱۹۴۷ء کو ہوا تھا جس سے قائداعظم نے خطاب کیا تھا، وہ ایک نہایت مشکل دور تھا۔ بے شمار مسلمان شہید ہوگئے تھے، قربانیاں دی گئی تھیں۔ اس معاہدے کے باوجود ہندو، مسلمان کو ذبح کررہے تھے، جس کا قدرتی طور پر پاکستان میں ردعمل ہوا۔ قائداعظم نے مسلمانوں سے پُرامن رہنے کی پُرسوز اپیل کی، وہ ہمیں اپنے وعدے کا احساس دلا رہے تھے۔ وہ حکومت پاکستان کو اقلیتوں کے مفاد کے تحفظ کی یقین دہانی کرا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا:

''آپ اپنے مندروں میں جانے کے لئے آزاد ہیں اور اپنی مسجدوں میں جانے کے لئے آزاد ہیں۔''

مزید فرمایا:

''وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو، ہندو نہیں رہے گا اور مسلمان، مسلمان نہیں رہے گا۔ مذہبی طور پر نہیں، بلکہ سیاسی طور پر یعنی یہ کہ سب کے لئے سیاسی آزادی برابر ہوگی۔''

گو اس تقریر کو غلط معنی پہنائے گئے اور کہا گیا کہ قائداعظم نے دوقومی نظریے کو خیرباد کہہ دیا تھا، لیکن ایسا نہیں تھا۔ وہ ایک وعدے اور معاہدے کی بات کررہے تھے۔ اس کے بعد بھی قائداعظم نے دوقومی نظریے کی وکالت کی، جس کی وضاحت چوہدری محمد علی نے اپنی کتاب میں کی ہے۔''

آخر میں جناب والا! میں اپنی طرف سے تشکر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں، سب سے پہلے آپ کے چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی خان) اور پھر تمام اراکین کا۔ جنہوں نے میرا نقطۂ نظر سمجھنے میں میری امداد فرمائی، مجھے بالخصوص تو کسی کا ذکر نہیں کرنا چاہیے، تاہم پھر بھی میں مولانا ظفر احمد انصاری (مرحوم) کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں، جنہوں نے میری امداد فرمائی اور جناب عزیز احمد بھٹی صاحب کا بھی، دونوں احباب نے میری بہت اعانت فرمائی۔ درحقیقت میں ہر رکن کا ہی شکر گزار ہوں، سب نے ہی میری معروضات سمجھنے میں میری امداد فرمائی۔ مجھے امید ہے کہ جو گزارشات میں نے پیش کی ہیں، وہ کسی قدر کارآمد ہوں گی۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی خان: ''جناب اٹارنی جنرل (یحییٰ بختیار) میں اپنی طرف سے اور ایوان کی کمیٹی کے ارکان کی جانب سے آپ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے، جس کا میں اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کس قدر محنت اور کاوش ان مہینوں میں کی، وہ لائق تحسین ہے، جو کہ نہ صرف قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے لئے، بلکہ پورے ملک کی خاطر تھی۔ ہم سب اراکین اس کے لئے شکر گزار ہیں۔ اب میں معزز اراکین سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی معزز رکن کچھ کہنا چاہے تو کہہ سکتا ہے۔''

اس کے بعد خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۷ر ستمبر تک کے لئے ملتوی ہوا۔ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو شام چار بجے شروع ہونے والے اجلاس میں وہ تاریخ ساز فیصلہ ہوا، جسے برصغیر کے مسلمانوں کی ایک صدی کی جدوجہد، جانی اور مالی قربانیوں، انگریز کی غلامی اور آزادی کے بعد اپنوں کے جور و ستم کا رب تعالیٰ کی طرف سے اجر عظیم قرار دیا جاسکتا ہے اور وہ تمام منتخب ارکان جو اس آئینی ترمیم کا وسیلہ بنے، یہ فیصلہ دنیا میں ان کی سرفرازی اور آخرت میں بخشش کا ذریعہ بنے گا۔ ان شاء اللہ! جو واجب تعظیم ارکان دنیا سے

> حق کے آگے سر جھکا، باطل کی قوت سے نہ دب
> دل سے غیر اللہ کا ہر مرگ پرور ڈر نکال
> منکر ختم نبوت ہورہا ہے قادیاں
> آگیا وقتِ جہاد ایمان کا خنجر نکال
>
> مولانا ظفر علی خانؒ

رخصت ہوگئے، خدا تبارک وتعالیٰ ان کی قبور نور سے بھردے، جو حیات ہیں، ان کی ایمان کے ساتھ سلامتی ہو۔ آمین۔

وفاق پاکستان کے وزیر قانون جناب حفیظ پیرزادہ نے قومی اسمبلی کے ایوان میں آئینی ترمیم کا مسودہ پیش کیا، جس کے تحت آئین کی دفعہ ۱۰۶ اور ۲۶۰ میں ترمیم کی گئی، جو متفقہ طور پر منظور کرلی گئی۔

آئین پاکستان میں ترمیم کا بل:

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعدازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔

لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

ا:... مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:

(۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔ (۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲:... آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں، جسے بعدازیں آئین کہا جائے گا، دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کئے جائیں گے۔

۳:... آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم:

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی، یعنی (۳) جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

اغراض ووجوہ:

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے کہ اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے کہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

(عبدالحفیظ پیرزادہ، وزیر قانون)

(جاری ہے)

REGD. SS-16

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔ ◆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔ ◆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ◆ اندرون وبیرون ملک ۵۰ مراکز، ۳۰۰ مبلغین اور ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ ◆ عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں مفت لٹریچر کی تقسیم۔ ◆ ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان کے ذریعہ سے امت مسلمہ کی محاذ ختم نبوت پر ذہن سازی۔ ◆ چناب نگر میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔ ◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دارالمبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو ردِ قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، دارالتصنیف بھی مصروف عمل ہے۔ ◆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ ◆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔ ◆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ کے شہر برمنگھم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ◆ افریقہ کے ایک ملک "مالی" میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ ◆ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4583486, 061-4783486

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

اپیل کنندگان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — امیر مرکزیہ

مولانا خواجہ عزیز احمد — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری — مرکزی ناظم اعلیٰ